امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- نواب حیدر علی خان بہادر
- مستند حسینی مسائل (تبصرہ کتاب)
- بی جے پی کی شکست یقینی ہے
- رمضان المبارک کے معمولات
- سوشل میڈیا کا بے جا استعمال
- اخبار جہاں، ہفتہ رفتہ، طب وصحت

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 19 مورخہ ۷/رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۳/مئی ۲۰۱۹ء روز سوموار

تبرکات

رمضان المبارک کا پیغام امت مسلمہ کے نام

مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ العالی امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ

رمضان کا مبارک مہینہ سایہ فگن ہے، رمضان کے مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مہینوں میں سب سے افضل قرار دیا ہے، یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لیے خصوصی انعام ہے، جس میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار انوار وتجلیات کا ظہور ہوتا رہتا ہے اور انعام واکرام کی خاص بارش اللہ کے نیک بندوں پر ہوتی ہے، نفل عبادتوں کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(صحیح ابن خزیمہ، شعب الإیمان للبیهقی) یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی خاص اور پسندیدہ عبادت روزہ کو فرض کیا، جس کا مقصد ایمان والوں کو تقویٰ وپرہیز گاری کا پیغام دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا:﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾(سورۃ البقرۃ: ۱۸۳) ”ہم نے تمہارے اوپر روزے کو فرض کیا جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی اس کو فرض کیا تھا، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ“۔

یہ پرہیز گاری بڑی اہم شئے ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ مطلوب ہے، قرآن کریم میں اللہ نے فرمایا کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیز گار رہے۔ یہ پرہیز گاری اور تقویٰ کیا ہے؟ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ حضرت تقویٰ؛ یعنی پرہیز گاری کیا ہے؟ آپ نے پوچھنے والے سے سوال کیا کہ کیا کسی ایسی جگہ سے گذرے ہو، جہاں کانٹے دار جھاڑیاں ہوتی ہیں، انہوں نے کہا، جی حضرت گذرا ہوں، پوچھا کیسے گذرتے ہو، جواب دیا حضرت اپنے دامن کو اپنے ہاتھوں سے سمیٹ لیتا ہوں اور پوری کوشش کرتا ہوں کہ کہیں کوئی کانٹا دامن میں نہ لگ جائے۔ آپ نے جواب دیا یہی مثال تقویٰ اور پرہیز گاری کی ہے کہ انسان اس طرح گناہوں سے بچ کر زندگی گذارے کہ اس کا دامن گناہ سے آلودہ نہ ہونے پائے۔(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، سورۃ البقرۃ: ۷۵/۱، ظلال القرآن لسیدقطب)

اس تقویٰ اور پرہیز گاری کی عملی مشق کا مہینہ یہ رمضان ہے، کہ بندہ اس میں اللہ کے حکم سے ایسی چیزوں سے بھی دور رہتا ہے، جو اس کے لیے حلال ہیں، کھانے، پینے اور خواہشات نفس کو پورا کرنے سے بچتا ہے، کیوں کہ اللہ نے روزے میں ان چیزوں سے منع کیا ہے، تو جب یہ چیز اس کے قلب میں راسخ ہوجائے گی تو وہ عام دنوں میں بھی ایسی چیزوں سے بچے گا جن سے اللہ نے منع کیا ہے اور رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ اس عملی مشق کے لیے ایک خاص بابرکت اور نورانی ماحول فراہم کردیتے ہیں، سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، جنت کے سب دروازے کھول دیے جاتے ہیں، نیکی کی توفیق میں اضافہ کردیا جاتا ہے، روزے اور عبادات میں مشغولیت کی برکت سے گناہوں کی طرف میلان میں کمی آجاتی ہے غرض کہ قدرتی طور پر ظاہری اور باطنی سپورٹ اس مشق کے لیے ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ صرف بھوکے رہنے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے، بلکہ بدن کے ہر حصہ کے لیے روزہ ہے، زبان کا روزہ یہ ہے کہ زبان سے ناپسندیدہ بات نہ نکالے، جھوٹ نہ بولے، چغلی نہ کرے، غیبت نہ کرے، کسی پر بہتان تراشی نہ کرے، گالی گلوج نہ کرے، کسی کو جھڑکے نہیں، کسی کو اپنی زبان سے تکلیف نہ پہونچائے، نگاہ کا روزہ یہ ہے کہ نامناسب چیزوں کی طرف نظر نہ کرے، ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کوئی گناہ کا کام نہ کرے، کسی کو پریشان نہ کرے، اپنے ہاتھ کے ذریعہ بندگان خدا کی تکلیف کا سبب نہ بنے، پیروں کا روزہ یہ ہے کہ ناپسندیدہ جگہ پر قدم نہ رکھے۔ غرض کہ جس طرح کھانے پینے سے شہوت کو پورا کرنے سے رکتا ہے، اسی طرح دیگر منہیات سے بھی رکے اپنے آپ کو گناہ کے کاموں سے باز رکھے، خیر کے کاموں میں، نماز وتلاوت، ذکر وتراویح، تہجد، اعتکاف، صدقات وخیرات، ضرورت مندوں کی مدد، حاجت مندوں کی حاجت روائی میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، تب جاکر روزہ کا اصلی حق ادا ہوگا؛ ورنہ صرف کھانے پینے سے رکا رہا، مگر اپنے ہاتھ کو، زبان ونگاہ کو منکرات سے دور نہیں رکھا تو ایسا روزہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ روزہ نہیں ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان رمضان میں گناہ سے باز نہ آئے تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔(صحیح البخاری، سنن أبی داؤد)

اس لیے روزے کو اس کے تمام حقوق کی رعایت کرتے ہوئے رکھنا چاہئے، قرآن وحدیث میں روزے کی بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک حدیث قدسی میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:إن ربکم یقول: کل حسنة بعشر أمثالها إلى سبع مائة ضعف والصوم لی و أنا أجزی به ،الصوم جُنة من النار ولخلوف فم الصائم أطیب عند الله من ریح المسک و إن جهل على أحدکم جاهل و هو صائم فلیقل إنی صائم. (سنن الترمذی) ”بے شک آپ کے رب کا فرمان ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ (کم ازکم) دس گنا سے سات سو گنا تک ہے، اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، اور روزہ دوزخ سے ڈھال ہے، البتہ روزہ دار کے منھ کی بو (جو معدے کے خالی ہونے سے پیدا ہوتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (اور پسندیدہ) ہے اور اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی جاہل الجھ پڑے تو وہ جواب میں کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں، میں روزہ سے ہوں“۔

اگرچہ تمام عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں؛ لیکن روزے کو اللہ نے اپنے لیے خاص اس لیے فرمایا کہ دیگر عبادتوں میں تو دکھاوے کی گنجائش ہے، مگر روزہ ایسی عبادت ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، کئی ایسے مواقع ہیں جہاں وہ چھپ کر اس طریقہ سے منہیات صوم کا ارتکاب کرسکتا ہے کہ کسی کو کانوں کان پتہ نہ چلے؛ مگر وہ نہیں کرتا کہ اس کے پروردگار نے منع کررکھا ہے، اس لیے اس کو اللہ نے اپنے لیے خاص کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں خود اس کا بدلہ ہوں، (مسلم شریف) یعنی رضائے الٰہی اور معرفت خداوندی کا حصول جو ہر مومن کو مطلوب ومقصود ہے۔

اس ماہ کی ایک اور سب سے خاص بات یہ ہے کہ اسی مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نازل کیا جو کہ سارے عالم کے لیے ہدایت اور رہنمائی کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِى أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.“(سورۃ البقرۃ: ۱۸۵) ”رمضان کا مہینہ ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، اور جس میں روشن دلائل ہیں ہدایت پانے اور حق وباطل میں امتیاز کرنے کے لیے، اس لیے جو شخص بھی اس مہینے کو پائے اس کو اس (مہینے) میں ضرور روزہ رکھنا چاہئے“۔

قرآن وہ کتاب ہے، جس کو اس کے ساتھ نسبت ہوگئی، اس کے اندر بلندی پیدا ہوجاتی ہے، گویا اس مبارک مہینہ کی ایک بڑی فضیلت یہ ہے کہ اسی میں قرآن نازل ہوا، قرآنی آیات وسورتیں اگرچہ مختلف اوقات میں نازل ہوتی رہیں؛ مگر اس کی تکمیل اسی مہینے میں ہوئی، پورا قرآن لوح محفوظ سے اتار دیا گیا، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کی تلاوت کی اور اس کا دور کیا، اسی وجہ سے اس مہینے کو نزول قرآن کا مہینہ کہا گیا ہے، قرآن کریم کے ہم پر کچھ حقوق وفرائض ہیں، یوں تو ہمیشہ ان کی ادائیگی ضروری ہے مگر اس مبارک مہینے میں اسکا خاص خیال رکھنا ضروری ہے، اس لیے اس مبارک اور مقبول مہینے میں ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے، قرآن کریم کی تلاوت کی فضیلت، اہمیت اور اس کے اجر وثواب کو بہت ساری احادیث میں بیان کیا گیا ہے، اور رمضان میں تو تلاوت کا اجر کئی گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

ایک حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، اگر کسی نے الٓمٓ کہا تو الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (سنن الترمذی، مصنف عبدالرزاق الصنعانی) (بقیہ صفحہ ۱۰ر پر)

روزہ کا مقصد

”دین کے جتنے ارکان ہیں وہ طاقت پیدا کرتے ہیں، یعنی ایک عبادت دوسری عبادت کے لئے معاون ثابت ہوتی ہے جس طرح ایک غذا دوسری غذا کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے، اسی طرح روزہ سال کے پورے گیارہ مہینے کی عبادت کے لئے طاقت پیدا کرتا ہے، روزہ کی وجہ سے دوسرے عبادات کی ادائیگی میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے اور توانائی ملتی ہے۔“

(حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

بلا تبصرہ

”ہمارے میڈیا کا نوے فیصد حصہ بہت ہی غیر ذمہ دار اور جانبدار صحافیوں کے ہاتھ چلا گیا ہے، دیش بھکتی کا دن رات رونا رونے والے نیوز چینل گڑھ چرولی کے شہیدوں پر مباحثہ کروانے کے بجائے سری لنکا میں نقاب پر پابندی لگائے جانے کو برقع پر لگی پابندی کہہ کر ہندوستان میں بھی برقع پر پابندی لگائے جانے کی وکالت کررہے ہیں۔“

(روزنامہ انقلاب ۴/مئی ۲۰۱۹ء)

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

راہ خدا میں خرچ کیجئے

اور ہم نے تم کو جو روزی دی ہے، اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کو موت آنے لگے، پھر وہ کہنے لگے کہ اے مرے مالک! کاش آپ نے مجھے تھوڑی اور موت تک مہلت دی ہوتی تو میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں ہو جاتا، اللہ ہرگز کسی کو مہلت اور نہ دے گا، جب کسی کی موت کا وقت آجائے اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہیں۔(سورہ منافقون، آیت ۱۱)

مطلب: اس آیت میں اللہ رب العزت نے بہت ہی موثر انداز میں بندوں کو اپنی دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرنے پر ابھارا ہے اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ جانکنی کے وقت تمنا کرنے لگو کہ کاش مجھے کچھ اور مہلت مل جاتی تا کہ صدقہ و خیرات کرتا، مگر وہ وقت نکل چکا ہوگا اور وہ کف افسوس کرتا ہوا اللہ سے جا ملے گا، اور وہ سخت عذاب کے مستحق ہوں گے، اس لئے اللہ نے جن لوگوں کو مال و دولت کی نعمت سے نوازا ہے انہیں چاہئے کہ اس وقت کے آنے سے پہلے خوشدلی کے ساتھ مال کو راہ خدا میں خرچ کریں، کیونکہ ایمان کے بعد اسلام کے دو سب سے اہم رکن نماز اور زکوۃ ہیں، زکوۃ کی اصلی روح یہی سخاوت وفیاضی ہے جس طرح نماز کی عبادت ہر قسم کے حقوق الٰہی کی بنیاد ہے، اسی طرح سخاوت اور فیاضی بندوں کے ہر قسم کے حقوق کی اساس ہے، جب تک کسی میں یہ وصف پیدا نہ ہوگا اس میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا جذبہ نہ ہوگا، قیامت کے دن صاحب ایمان جہنمیوں سے پوچھیں گے کہ کس جرم میں دوزخ میں ڈالے گئے تو وہ جواب دیں گے کہ ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے اور نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ جسے اللہ نے مال عطا کیا پھر اس نے زکوۃ ادا نہ کی قیامت کے دن اس کے مال گنجے سانپ کی شکل بنا دی جائے گی اس کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اس کی گردن میں اس کو لپیٹ دیا جائے گا، پھر وہ اس شخص کے جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تمہارا خزانہ ہوں، وہ چیخے گا، پکارے گا، مگر وہاں کوئی جائے پناہ نہیں ملے گی، اس دن کے آنے سے پہلے ہم کو اپنے دل کا محاسبہ کرنا چاہئے، اور اس کا اعتراف کرنا چاہئے کہ ہمارے سرمایہ دار طبقہ کو ملت کے لئے جو کرنا چاہئے وہ نہیں کیا، ہم نے دولت اپنے عیش و آرام اور اپنے بال بچوں کے لئے جمع کیا، اکثر یہ دولت ہمارے گھر کی چہار دیواری اور ہمارے محدود گھرانے سے آگے نہیں بڑھی۔

یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **یوم لاینفع مال و لابنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم** جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد مگر وہاں جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آئے گا، آج وہ معاشرہ خوشحال ہے جہاں مالدار اپنے غریب محتاج اور ضرورت مند رشتہ داروں، پڑوسیوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، اس لئے جب تک مالی قربانیوں کا جذبہ نہیں ابھرے گا اس وقت تک مسائل دور نہیں ہوسکتے، اس وقت ضرورت ہے کہ مزاج میں تبدیلی لائی جائے، صدقہ وخیرات کر کے اللہ کی رضا حاصل کی جائے، اس لئے جو کچھ کرنا ہے وقت پر کر گذرئے اور اس میں ڈھیل نہ دیجئے کہ جب جاں حلق تک آجائے تو آپ کہیں کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا، حالانکہ وہ تو اب آپ کے بعد والوں کا ہو ہی چکا ہے۔

روزہ متقی بننے کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک میں مل جائے اس پر مضان آئے اور چلا جائے، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو۔(سنن ترمذی شریف)

وضاحت: رمضان کا مبارک مہینہ خیر و برکت کے ساتھ سایہ فگن ہے، ہلال رمضان کے طلوع ہوتے ہی باراں رحمت کا نزول شروع ہو جاتا ہے، ادھر اللہ تعالیٰ روزہ دار بندوں کے لئے جنت کو آراستہ کرنے کا حکم فرما دیتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، تا کہ وہ مخلص بندوں کو کار خیر سے باز نہ رکھے ادھر مومن بندوں کی زبان ذکر و تلاوت کے آب حیات سے تر ہونے لگتی ہے، جسم بھوک و پیاس سے بے تاب ہے، مگر روح آقا کے دھیان میں کوثر و تسنیم سے نہا رہی ہوتی ہے، افسردہ طبیعتوں میں نئی گرمی، بلکہ سرگرمی اور بلندی پروازی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے حضرت مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں فرمایا کہ یہ مہینہ ہر قسم کی خیر و برکت کا جامع ہے، آدمی کو سال بھر میں مجموعی طور پر جتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ اس مہینہ کے سامنے اس طرح ہیں جس طرح سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ، اس مہینہ میں جمعیت باطنی کا حصول پورے سال جمعیت باطنی کے لئے کافی ہوتا ہے اور اس میں انتشار اور پریشان خاطری بقیہ تمام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جس سے یہ مہینہ راضی ہو کر گیا اور ناکام اور بدنصیب ہیں وہ جو اسکو ناراض کر کے ہر قسم کے خیر و برکت سے محروم ہو گئے، ایک دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں کہ اگر اس مہینہ میں کسی کو اعمال صالحہ کی توفیق مل جائے تو پورے سال یہ توفیق اس کے شامل حال رہے گی اور اگر یہ مہینہ بے دلی، فکر و تردد اور نتشار کے ساتھ گذرے تو پورا سال اسی حال میں گذرنے کا اندیشہ ہے، کیونکہ رمضان کے روزوں کی بے شمار حکمتیں ہیں، روزہ اللہ سے قربت کا ذریعہ ہے، یہ تقوی کا سبب بنتا ہے، اور دلوں میں ترقی اور تواضع پیدا کرتا ہے، روزہ کی وجہ سے انسان کو احساس ہوتا ہے کہ بھوک و پیاس کی شدت کیا ہوتی ہے، اور اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، یہی وہ احساس ہے جو انسان کے دل میں نرمی پیدا کرتا ہے، اسے خیر کی طرف مائل کرتا ہے، روزہ رکھنے سے انسان کو اپنے نفس پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے، جو اللہ کی رضا و اطاعت کے لئے ضروری ہے، روزہ کی وجہ سے ہی انسان کے اندر تقوی کی صفت پیدا ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اس ماہ مبارک میں دنیاوی مصروفیات کم سے کم کر کے عبادت کی مصروفیات کو زیادہ سے زیادہ کریں تا کہ روحانی طور پر ترقی کے مدارج زیادہ سے زیادہ طے کرسکیں، غرضیکہ عظمتوں اور برکتوں والے اس ماہ مبارک سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں، یہ بڑی بدنصیبی کی بات ہوگی کہ ہم رمضان کو لایعنی حرکتوں میں ضائع کردیں اور اس کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم رہ جائیں، دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرعی آداب و شرائط کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق بخشے اور رمضان المبارک کے پورے مہینے کے دوران جس طرح ہم احکامات شرعیہ پر عمل کرتے ہیں ہماری آئندہ زندگی بھی انہیں خطوط پر استوار رہے۔(آمین!)

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

روزے کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈالنے کا حکم:

عام طور پر آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس کا اثر فوراً حلق میں محسوس ہوتا ہے، کیا روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوا ڈال سکتے ہیں؟

الجــــواب و باللّٰہ التــــــوفیق

جسم کا وہ حصہ جس کا راستہ دماغ یا معدہ تک براہ راست پہونچتا ہو، اس حصہ میں اگر دوا ڈالی جائے اور وہ دوا دماغ یا معدہ میں پہونچ جائے، تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا، آنکھ چونکہ اس حصہ میں داخل نہیں ہے، جس کا راستہ دماغ یا معدہ تک براہ راست پہونچتا ہو، اس لیے آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، اگر چہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہوتا ہو، تاہم اگر سخت ضرورت نہ ہو تو بہتر یہی ہے کہ مغرب بعد آنکھ میں دوا ڈالی جائے، تا کہ شکوک وشبہات سے روزہ پاک ہو۔ **لو أقطر شيئاً من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا و إن وجد طعمه في حلقه و لأنه لا ينفذ من العين إلى الجوف ولا الدماغ، و ما وجد من طعمه فذاك أثره لا عينه وإنه لا يفسد ألخ**(بدائع الصنائع: ۲/۲۶۸)

ناک میں دوا ڈالنے سے روزہ کا حکم:

ایک آدمی بلغمی مزاج والا ہے، ناک اکثر بند ہو جاتی ہے، جس میں دوا ڈالنی ہوتی ہے، ورنہ سانس لینے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے، کیا روزہ کی حالت میں ناک میں دوا ڈال سکتے ہیں؟

الجــــواب و باللّٰہ التــــــوفیق

ناک جسم کے اس حصہ میں داخل ہے، جس کا راستہ دماغ یا معدہ تک براہ راست جاتا ہے، اس لیے ناک میں اگر دوا ڈالی گئی اور وہ دوا دماغ میں یا حلق میں پہونچ گئی تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔ **و من احتقن أو استعط......افطرو لاكفارة عليه**(الهنديه: ۱/۲۰۴)

روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنے کا حکم:

کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

الجــــواب و باللّٰہ التــــــوفیق

محققین اطباء کی تحقیق کے مطابق کان کے آخری سرے پر ایک باریک مگر مضبوط پردہ ہے، جو کان کے راستے سے کسی چیز کو دماغ یا حلق میں پہونچنے سے روکتا ہے، لہٰذا جب تک یہ پردہ صحیح سالم ہے، اس وقت تک کان میں دوا یا پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیوں کہ یہ پردہ دواء کو دماغ یا معدہ میں پہونچنے سے روک دے گا، البتہ اگر کسی کے کان کا پردہ کسی وجہ سے پھٹ گیا ہو یا اس میں سوراخ ہو گیا ہو اور کان میں دوا یا پانی ڈالنے سے اس کے دماغ یا حلق میں پہونچ جائے تو ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔(فتاویٰ دارالعلوم زکریا: ۳/۲۸۵)

قے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں:

روزہ کی حالت میں اگر قے آجائے تو اس سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

الجــــواب و باللّٰہ التــــــوفیق

روزہ کی حالت میں قصداً منہ بھر کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ بلا قصد و ارادہ ازخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، خواہ منہ بھر کر آئے یا کم، کھانے کی قے ہو یا پانی کی۔ "**إذا قاء واستقاء ملء الفم أو دونه عاد بنفسه أو أعاد أو خرج فلا فطر على الأصحإلا في الإعادة و الستقاء بشرط مل ء الفم هٰكذافي النهر الفائق و هٰذا كله إذا كان القئي طعاماً أو ماءاً أومرة**"(الفتاوىٰ الهندية: ۱/۲۰۴) **كتاب الفتاوىٰ** میں ہے: "اگر بلا ارادہ ازخود منہ بھر کر قے آجائے یا پانی آجائے جو قے ہی کی ایک صورت ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں اگر انسان قصداً قے کو نگل جائے یا جان بوجھ کر قے کرے اور وہ منہ بھر کر ہو تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا۔"(کتاب الفتاویٰ: ۳/۳۹۱)

انجکشن سے روزہ کا حکم:

روزہ کی حالت میں انجکشن لینے سے یا ٹیسٹ وغیرہ کے لیے بذریعہ انجکشن خون نکالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

الجــــواب و باللّٰہ التــــــوفیق

روزہ کی حالت میں بذریعہ انجکشن خون نکالنے سے یا دوا پہونچانے سے خواہ گوشت میں انجکشن دینے سے ہو یا نس میں روزہ نہیں ٹوٹتا ہے، البتہ وہ انجکشن جو براہ راست پیٹ میں دیا جائے، جیسا کہ کتا کاٹنے پر دیا جاتا ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی سزا:

رمضان کے روزے کی نیت کر لینے کے بعد جو لوگ جان بوجھ کر روزہ توڑ دیں، یعنی روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کھا پی لیں یا بیوی کے ساتھ جماع کر لیں تو ان پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہے، ایک روزہ کا کفارہ یہ ہے کہ ساٹھ دن مسلسل روزہ رکھا جائے درمیان میں کوئی فاصلہ نہ ہو، اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلایا جائے، یا ہر مسکین کو صدقۂ فطر کے بقدر اناج دیا جائے یا اس کی قیمت دی جائے، یعنی اگر گیہوں دینا چاہیں تو فی کس ایک کیلو چھ سو اکیانوے گرام گیہوں یا اس کی قیمت دی جائے۔ فقط واللہ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار **نقیب** پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 19 مورخہ ۷؍رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۳؍مئی ۲۰۱۹ء روز سوموار

رمضان: بارش رحمت ہوتی ہے پیہم

ہر کام کا سیزن اور موسم ہوتا ہے اور اپنے اپنے متعلقہ کاموں کے سیزن کا لوگوں کو انتظار رہتا ہے، کیوں کہ اس کی نفع بخشی سے کاروبار زندگی میں رونق آتی ہے اور سال بھر معاشی زندگی پر اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، ایمان والوں کو بھی ایک سیزن کا انتظار رہتا ہے اور وہ سیزن ہے نیکیوں کے موسم بہار کا، جسے ہم رمضان المبارک کے نام سے جانتے ہیں، اس موسم کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شر پھیلانے والی بڑی قوت شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے، خیر کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، قلب ونظر اور ذہن ودماغ پر اس سیزن کے اثرات خوش کن ہوتے ہیں، خیر کے کاموں کی طرف رجحان بڑھتا ہے اور برائیوں سے فطری طور پر دل میں نفور پیدا ہو جاتا ہے، مسجدیں نمازیوں سے بھر جاتی ہیں، تلاوت قرآن کریم کی آواز ہر گھر سے آنے لگتی ہے، خیرات وزکاۃ دینے والے، ادارے، تنظیمیں اور افراد کی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے آگے آتے ہیں، انسان غریبوں، مسکینوں ہی کے لئے نہیں محلّہ میں اہل ثروت روزہ داروں کے لیے بھی دسترخوان سجاتا ہے کیوں کہ اسے معلوم ہے کہ افطار کا ثواب روزے کے ثواب کے برابر ہے، دسترخوان پر جتنی چیزیں رمضان میں جمع ہو جاتی ہیں اس کا چوتھا حصہ بھی عام دنوں میں دسترخوان پر دیکھنے کو نہیں ملتا، روزہ کو حدیث میں ڈھال کہا گیا ہے اور اس ڈھال کے ذریعہ ایمان والا خیر کو اپناتا اور شر کو چھوڑتا ہے، دھوپ کی تمازت، پیاس کی شدت اور غضب کی بھوک میں بھی اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ عمل رضائے الٰہی کا سبب ہے اور جو ثواب ملے گا اس کا پیمانہ مقرر نہیں ہے، حدیث قدسی ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، عام طور سے نیک اعمال میں ثواب کا فارمولہ ایک پر دس کا ہے، قرآن کریم میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا مذکور ہے یعنی ایک نیکی کیجئے دس پایئے؛ لیکن روزہ ظاہر کے اعتبار سے ایک مخفی عبادت ہے، لیکن بندے کا روزہ کس پائے کا ہے، اللہ ہی جانتا ہے، اس لئے روزہ کے اجر وثواب کا فارمولا الگ ذکر کیا گیا کہ وہ اللہ کے لئے ہے اور اللہ ہی اس کے روزے کے اعتبار سے بدلہ عطا فرمائیں گے۔
ایک روایت میں ہے کہ میں ہی اس کا بدلہ ہوں، ظاہر ہے اللہ جس کو مل جائے اسے کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، اس لیے ایمان والوں کو اس موسم بہار سے اس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے کہ دل کی دنیا بدل جائے اور زندگی اس راستے پر چل پڑے جو اللہ اور اس کے رسول کو مطلوب ہے، اس کے لئے روزہ کے ساتھ تراویح وتہجد اور تلاوت قرآن کا اہتمام بھی کرنا چاہیے اور خود کو منکرات سے بچانا بھی چاہیے، اس حد تک کہ کوئی جھگڑے پر اُتارو ہو تو آپ کہہ دیجئے میرا روزہ ہے، ایسا روزہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا کرتا ہے، اور تقویٰ ہی رضائے الٰہی تک لے جانے والی شاہ راہ ہے۔
رمضان کے حوالہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر جو حضرت سلمان فارسی کے حوالے سے احادیث کی کتابوں میں مذکور ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگو! ایک باعظمت مہینہ آپہونچا ہے یہ ماہ رمضان ہے۔ اس ماہ میں جو شخص کوئی نیک کام کریگا اس کا ثواب فرض کے برابر اور فرض ادا کریگا تو اس کا ثواب ستر فرض کے برابر ملے گا، جو روزہ دار کو افطار کرائے گا وہ جہنم سے خلاصی پائے گا۔ اور اسے روزہ دار کے بقدر ثواب ملے گا، جب کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور یہ ثواب محض ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرانے پر بھی ملے گا۔ اور اگر کسی نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دیا تو حوض کوثر سے ایسی سیرابی ہوگی کہ جنت میں داخلے تک پیاس نہیں لگے گی اور جنت بھوک پیاس کی جگہ نہیں ہے، فرمایا: اس ماہ کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ماہ میں اپنی خاص رحمت سے ایسا انتظام کرتے ہیں کہ شیطان بندوں کو گمراہ نہ کرسکے، اور برائی پر آمادہ کرنے سے باز آجائے اسی لئے جنات اور سرکش شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے پورے ماہ کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور منادی خدا کی طرف سے آواز لگاتا ہے کہ خیر کے طالب آگے بڑھو اور شر کی طرف مائل لوگو رک جاؤ، باز آؤ، اتنے اہتمام کے باوجود اگر کوئی مسلمان اس ماہ سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور جنت کے حصول کے سامان نہیں کرتا تو بدبختی اور شقاوت کی انتہا ہے۔
روزہ کا ایسا اہتمام کیا جائے جو شریعت کو مطلوب ہے، اور جس سے تقوی کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، روزہ صرف کھانے پینے اور شہوانی خواہشات سے پرہیز تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ آنکھ، دل، دماغ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، اور سبھی اعضاء وجوارح کا روزہ رکھا جائے، آنکھ غلط چیزوں کو نہ دیکھے، دل گناہوں کی طرف مائل نہ ہو، دماغ خدا کے احکام کے خلاف نہ سوچے، کان غلط نہ سنے، زبان غیبت، چغل خوری، جھوٹ، طعن وتشنیع گالی گلوج سے محفوظ رہے، اور اعضاء وجوارح خدا کی مرضیات پر لگ جائیں، ایسا روزہ دراصل روزہ ہے، چونکہ یہ غم گساری کا بھی مہینہ ہے اس لیے جہاں کہیں بھی رہے، جس کام میں لگا ہوا ہے۔ اس میں اس کو ملحوظ رکھے، حسب استطاعت غربا کے خورد ونوش اور محتاجوں کی ضروریات کی کفالت کا بھی نظم کرے کہ یہ بھی روزہ کے مقاصد میں سے ایک ہے، ہم لوگ جنہیں اللہ تعالی نے خورد ونوش کی سہولتیں دے رکھی ہیں اور بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس پورے سال نہیں ہوتا، بلکہ شادی اور دیگر تقریبات میں کھانے پینے کی اشیاء کو ضائع کرتے ہیں، انہیں روزہ میں جب بھوک پیاس لگے تو ان کے اندر یہ احساس جاگنا چاہئے کہ سماج کے دبے کچلے لوگ جن کے گھر چولہا بڑی مشکل سے جلتا ہے۔ اور کئی بار فاقہ میں رات گذر جاتی ہے، کس قدر پریشانیاں محسوس کرتے ہوں گے، اس وجہ سے اکابر نے اس بات پر زور دیا کہ افطار اور کھانے میں تلافی مافات کی غرض سے اتنا نہ کھالے کہ روزہ رکھنے سے جو شہوانی قوت میں تھوڑی کمی آئی تھی وہ جاتی رہے اور سحری میں اس قدر نہ کھالے کہ دن بھر بھوک پیاس کا احساس ہی نہ ہو۔ اس ماہ میں مدارس کے اساتذہ اور اکابر علماء، ادارے تنظیموں اور مدارس کی فراہمی مالیات کے لئے کوشاں اور متفکر ہوتے ہیں ان کا اکرام کیا جائے، اور محسوس کیا جائے کہ وہ امراء پر احسان کرتے ہیں کہ ان کی زکوۃ بروقت مناسب جگہ پہنچ جاتی ہے، اس لئے جھڑک کر اور بار بار انہیں دوڑا کر اپنے عمل کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اس سے علماء کی بے وقعتی بھی ہوتی ہے اور ثواب بھی ضائع ہوتا ہے۔
اس موقع سے یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بہت سارے لوگ ٹی وی کے ان پروگراموں کو دیکھنے میں وقت برباد کرتے ہیں جو استقبال رمضان یا رمضان کے لیے خصوصی پروگرام کے حوالہ سے پیش کیے جاتے ہیں، ان پروگراموں کو دیکھنے میں وقت برباد کرنا کسی طور پر مناسب نہیں ہے، کیوں کہ ان پروگراموں میں بھی منکرات کی بھرمار ہوتی ہے، لہو ولعب کے وہ مناظر ایڈورٹائز اور اشتہار کے طور پر دکھائے جاتے ہیں جو شرعی طور پر منکرات کے ذیل میں آتے ہیں، یقیناً قرآن کریم کی تلاوت، نعت خوانی اور روزہ رمضان کی مناسبت سے ترغیبی گفتگو اچھی چیز ہے، لیکن اس اچھے کام کے ساتھ منکرات کی ایک لمبی فہرست اس میں ہوتی ہے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ ٹی وی بند کر دیں اور سارا وقت تلاوت کلام پاک اور ذکر واذکار میں لگائیں یہ آپ کی اخروی زندگی کے لیے فائدہ مند اور رمضان المبارک کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

مودی لہر ایک دھوکہ

سترہویں لوک سبھا کی تشکیل کے لئے انتخابی عمل آخری مراحل سے گذر رہا ہے، اگر سب کچھ پروگرام کے مطابق عمل پذیر ہوتا رہا تو ۲۳؍مئی کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ ہندوستان کے رائے دہندگان نے اقتدار کی باگ ڈور کس کے حوالہ کیا اگر زمینی حقائق اور ووٹروں کے رجحان کو دیکھا جائے تو یہ قیاس بھی کیا جاسکتا ہے کہ اس بار کے انتخابی نتائج بہت چونکا دینے والے بھی ہو سکتے ہیں، اس لئے کہ مودی حکومت کو برسر اقتدار میں آنے کے بعد امن وقانون کی حالت خراب ہوئی ہے ہر طرف بدامنی اور لاقانونیت سے لوگ پریشان ہیں اور لوگوں کا عام رجحان یہی ہے کہ اقتدار کی تبدیلی ضروری ہے، ان حالات میں، عین ممکن ہے کہ معلق لوک سبھا وجود میں آئے اور اس صورت میں نئی لوک سبھا میں غیر کانگریسی اور غیر بی جے پی پارٹیوں کی اہمیت بہت بڑھ جائے گی اور ہوسکتا ہے کہ ان کے درمیان حکومت سازی کے مقصد سے جب مذاکرات کا سلسلہ ہو تو اس کے نتیجہ میں تیسرے محاذ کے خدوخال نمایاں ہو کر منظر عام پر آجائیں، اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ مودی لہر ایک دھوکہ ہے یا مفروضہ، اس بار پورے انتخابی مہم میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے جس نہج پر اپنی انتخابی مہم چلائی اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی، بدگوئی، بدکلامی، بدزبانی، کردار کشی کی تمام حدیں اس بار کے الیکشن میں ٹوٹ گئیں، مذہب اور ذات وبرادری کے نام پر قطب بندی کی کوشش کی گئی اور لوگوں سے ووٹ مانگے گئے جس کا یقیناً کوئی جواز نہیں تھا۔ جب سیاست کسی تعمیری مقصد سے نہ کی جاتی ہو بلکہ صرف حصول زر اور حصول اقتدار مقصد ہو تو پھر کچھ بھی کہہ دیجئے، کچھ بھی کر لیجئے، سب معاف، سب جائز ہے، پھر تو جمہوریت بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔

الیکشن کمیشن سوالات کے گھیرے میں

انتخابی تشہیر کے دوران سیاسی لیڈروں کے غیر ذمہ دارانہ بیانات اور بیہودہ الزامات کی وجہ سے رائے دہندگان حد درجہ سراسیمگی میں مبتلا ہیں کہ کیا سیاسی قائدین حصول اقتدار کی خاطر اس سطح تک پہونچ جائیں گے، نہ تو عوامی مسائل سے کسی کو کوئی دلچسپی اور نہ ہی ترقیاتی منصوبوں کا کوئی خاکہ بس تیر ونشتر چلانا موضوع سخن بنا رہتا ہے، اس سلسلہ میں برسر اقتدار پارٹی بی جے پی کے امیدوار سب سے سبقت لئے ہوئے ہیں، اور وہ ہر جہت سے انتخابی ضابطہ اخلاق کی دھجیاں اڑانے میں لگے ہوئے ہیں، اب جب معاملہ حد سے آگے گذرا تو عدالت عظمیٰ نے الیکشن کمیشن کے نرم رویہ پر سخت ریمارک کیا اس کے بعد الیکشن کمیشن حرکت میں آیا اور چند سورماؤں پر علامتی طریقے سے شکنجہ کسنے کی کوشش کی اور کسی کو ۷۲؍گھنٹے اور کسی کو ۴۸؍گھنٹے تک زبان بند رکھنے کی سزا دی، لیکن وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی اور امیت شاہ کے نفرت انگیز بیانات پر الیکشن کمیشن کی خاموشی سوالیہ نشان کے گھیرے میں آگئی ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ وہ ان دونوں قدآور لیڈروں کے زیر اثر کام کر رہا ہے اور بھاجپا اس کا مکمل فائدہ اٹھا رہا ہے، ایک طرف زبان بندی کا حکم اور دوسری طرف بے لگام رہنے کا اشارہ، یہ دوہرا امتیاز انتخابی ضابطہ اخلاق کے قطعی منافی ہے، اس لئے کانگریس کے سینئر لیڈر پی چدمبرم نے کمیشن پر الزامات عائد کرتے ہوئے کہا کہ وہ عصبیت سے کام رہا ہے اس وقت حزب اختلاف اور حزب اقتدار کو ایک صف میں کھڑا رکھنا چاہئے، کیونکہ الیکشن کمیشن ایک آزاد اور خود مختار ادارہ ہے، لیکن حالیہ انتخابات میں اس کا جانبدارانہ رویہ سوالیہ نشان بن کر کھڑا ہو گیا ہے، اور یہ انتخاب کی روح کے خلاف ہے، اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو عام لوگوں کو الیکشن کمیشن کے طریقہ کار پر سے اعتبار اور اعتماد اٹھ جائے گا، کیونکہ جمہوریت کی بقا کا انحصار الیکشن کمیشن کی غیر جانبدارانہ کارروائی پر ہے، اگر الیکشن کمیشن انتخابی ضابطہ اخلاق کو اصول وضابطے کے ساتھ مساویانہ طریقے سے نافذ کرے تو پھر اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوسکتا، لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مودی حکومت میں دستوری ادارے مفلوج بن کر رہ گئے ہیں اور الیکشن کمیشن بھی آلہ کار کے طور پر کام کر رہا ہے جو کہ کسی بھی جمہوری ملک کے لئے حد درجہ نقصاندہ ثابت ہوسکتا ہے۔

تاریخ ہند

نواب حیدر علی خان بہادر

ہندوستان میں انگریزوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے اور انہیں ذلت آمیز شکست دینے والے نواب حیدر علی خان بہادر تھے،ان کی عسکری، سیاسی وانتظامی صلاحیت ایسی تھی کہ یوروپی اقوام بھی ان کا لوہا مان گئیں۔ صفحۂ ہستی پر بہت ہی کم ایسے افراد ہوں گے جو گمنامی کے دائرہ سے نکل کر شہرہ آفاق مقام تک پہنچ گئے ہوں، ایک ہندو ریاست کا معمولی سپاہی جسے نایک کہتے ہیں اپنی ذہانت وشجاعت سے ایک زبردست ریاست کا حکمراں بن جاتا ہے اور ایک یوروپی قوم کو اس کے نکتہ عروج کے زمانے میں نیچا دکھاتا ہے، مسلمانان ہند کے لئے ۱۸رہویں صدی عیسوی بہت ہی نازک دور تھا جبکہ مغلیہ شہنشاہیت بستر مرگ پر آ چکی تھی، مرہٹے بام عروج کو پہونچ گئے تھے، یوروپ کی سامراجیت اپنے قدم جمارہی تھی تجارت کے لئے آئے فرنگی شہنشاہیت کے خواب دیکھ رہے تھے، مغرب کی ابھرتی قوموں کے لئے ہندوستان بہترین سیاسی شکارگاہ تھا، ایسے افراتفری کے زمانے میں حیدر علی خان نے بھی کارہائے نمایاں کر دکھایا۔

حیدر علی بمقام بودی کوٹہ نزد ڈوڈبالا پور ۱۷۲۱ء میں پیدا ہوئے، ان کے والد کا نام فتح محمد تھا، ان کے جد امجد ولی محمد ایک صوفی تھے، دہلی سے نکل کر گلبرگہ میں مقیم ہوئے، حیدر علی کے دادا محمد علی گلبرگہ سے سرا کو آئے، کاشتکاری شروع کی، حیدر علی کی والدہ اور چچا زراعت چھوڑ کر سپہ گری کا پیشہ اختیار کر لیا، نوابوں اور راجاؤں کی فوج میں داخل ہو کر عسکری مہارت حاصل کر لی۔ ارکاٹ کی فوج میں بھی رہے اور پھر سرا کے نواب کے پاس چلے آئے۔ ایک لڑائی میں فتح محمد مارے گئے، ان کے دونوں بیٹے حیدر علی اور شہباز قید کر لئے گئے، میسور کے راجہ کی وساطت سے یہ دونوں بھائیوں کی رہائی ہوئی۔ حیدر علی خان ابھی کم عمر ہی تھے۔ شکار کا بہت شوق تھا، پڑھنے لکھنے سے دلچسپی نہیں تھی، ۱۷۴۹ء میں میسور کی فوج میں ایک والینٹر کی حیثیت سے داخل ہوئے، دیون ہلی کے ایک تیر اندازی کے مقابلہ میں اول آئے، دلوائے نج راج کی نظر ان پر پڑی۔ پچاس سوار اور ایک صد پیادوں کا سردار مقرر کر دیا۔ اس کے بعد ان کی قسمت میں ترقی ہی رہی، کرناٹک کی جنگیں جب شروع ہوئیں تو انہیں اپنے جوہر کو ابھارنے کا مزید موقع ملا، یہ جنگیں نظام الملک کے خاندان میں تخت نشینی کی آپسی رسہ کشی کی وجہ سے ظہور میں آئیں، یوروپی اقوام ان خانہ جنگی میں حصہ لینے لگے۔ فرانس کا ڈوپلے ایک پارٹی کا حامی بن گیا اور انگلستان کا رابرٹ گلائیو دوسری پارٹی کا۔ ان جنگوں میں ارکاٹ کا نواب محمد علی والا جاہ فرانس کے ہاتھوں شکست کھا کر ترچنا پلی کے قلعہ میں قید کر دیا گیا، محمد علی نے میسور کے دلوائے نج راج سے جو ریاست کا مختار کل تھا درخواست کی کہ اگر میسور کی فوج اس کی رہائی میں مدد کرے تو بطور معاوضہ ترچاپلی کا قلعہ میسور کو دے دیا جائے گا، اس درخواست پر نج راج نے حیدر علی کہ سپہ سالار میں ایک فوج ترچاپلی روانہ کر دی۔ حیدر علی نے یہاں اپنے جوہر دکھائے اور فرانسیسی فوج کو شکست دے کر محمد علی کو قید سے رہا کر دیا، جب قرار نامے کے تحت معاوضہ کا مسئلہ اٹھا تو محمد علی نے ترچنا پلی کا قلعہ میسور کو دینے سے صاف انکار کر دیا، نج راج کو بہت غصہ آیا اور حیدر علی کو حکم دیا کہ فرانس والوں سے مل کر محمد علی اور اس کے حلیف انگریزوں پر حملہ کر دے، جو حریف تھے وہ حلیف بنے اور حلیف تھے وہ حریف بنے، یہاں سے انگریزوں کے خلاف جنگوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چالیس سال تک برابر چلتا ہے، آخرکار میسور کی چوتھی جنگ میں حضرت ٹیپو سلطان کی ۱۷۹۹ء میں شہادت ختم ہوتا ہے۔

اس درمیان نج راج جنگی اخراجات برداشت کرتے کرتے خزانہ خالی کر دیا تھا، اس کے علاوہ مرہٹوں کے میسور پر ہر سال حملوں میں ریاست کی مالی حالت ابتر ہو چکی تھی، فوج کی تنخواہ کے لئے پیسہ نہ رہا، فوج نے دھرنا شروع کر دیا۔ محل کا محاصرہ کر دیا، اس وقت تک حیدر علی خان ترچنا پلی سے واپس ہو چکے تھے، نج راج نے آپ سے مدد مانگی۔ انہوں نے پیسہ اس شرط پر دیا کہ وہ ریاست کی ٹیکس آمدنی سے وصول کر لیں گے، نج راج مان گیا، دوسرے سال مرہٹوں نے حملہ کیا، حیدر علی نے کہا کہ پیسہ دے کر امن خریدنا ٹھیک نہیں، انہیں میدان جنگ میں مار کر بھگانا اور یہ کام وہ کر دکھائیں گے جس کا معاوضہ یہی ہوگا کہ ریاست کے مزید خطے ان کے حوالے کر دیں۔ یہ سلسلہ چلتا رہا، حیدر علی نے مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا، آخرکار ۱۷۶۱ء تک سارا ملک حیدر علی کے قبضہ میں آ گیا اور نج راج برائے نام حکمران رہا، آپ میسور کے مختار کل بن گئے، نج راج کو سازش سوجھی، حیدر علی کا ایک معتمد خاص کھنڈے راؤ تھا، حیدر علی جب کسی مہم پر پانڈیچری گئے تھے، نج راج نے اسے بہکا کر اپنی طرف کر لیا، اقتدار حیدر علی کے ہاتھ سے جاتا رہا، ان کے خاندان کو قید کر لیا گیا، ان کے خلاف جنگ کے لئے فوج تیار کھڑی تھی، جب وہ مہم سے واپس ہوئے تو ان پر حملہ ہونے ہی والا تھا کہ وہ جان بچا کر بھاگ نکلے چوبیس گھنٹے گھوڑے پر سوار سری رنگ پٹن سے بنگلور جنگل بیابان ہوتے ہوئے بنگلور پہنچے، وہاں ان کے ماموں ابراہیم صاحب قلعہ دار تھے، مگر سارا ملک ان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا، بابر کی طرح مسلسل ایک سال حیران و پریشان کھوئے ہوئے ملک کو پھر سے حاصل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ ہمت وحوصلہ نہیں ہارا، مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی تھی، بھوکے پیاسے ایک دیہات پہنچے وہاں کی ایک عورت سے کچھ کھانا مانگا۔ اس نے گرم گرم راگی کی گنجی جسے انبل کہتے ہیں پتہ پر ڈالا، بھوک کی حالت میں انہوں نے گنجی پر ہاتھ مارا، ہاتھ جھلس گیا وہ ہنسنے لگی اور کہا کہ تم نے وہ حرکت کی جو حیدر علی کر رہا ہے، یہ چونک پڑے اور پوچھا کہ وہ کیا، کہنے لگی کہ وہ ملک فتح کرنے کے لئے اطراف کے علاقے فتح کرنے کے بجائے ملک کے مرکز دارالخلافہ پر حملہ کرتا ہے اور ناکام ہو جاتا ہے، یہ انبل کناروں سے کھانا ہوتا، درمیان سے نہیں، یہ بات ان کے ذہن میں آئی، اس دن سے اپنا طریقہ کار بدلا، نج راج کو آخرکار شکست دے دی، اقتدار پر جب آئے تو پہلا کام انہوں نے یہ کیا کہ اس خاتون کو ڈھیرے سے زیورات پیش کر دیئے، نج راج سے صلح اس شرط پر کی گئی کہ کھنڈے راؤ کی جان کی امان ہو۔ آپ نے کہا میں اس کو اپنے طوطے کی طرح پالوں گا، جب اقتدار میں آ گئے تو لوہے کا ایک بڑا پنجرہ بنوایا، اس میں کھنڈے راؤ کو قید کر دیا، نج راج سے کہا کہ طوطے کو پنجرہ میں ہی پالتے ہیں، کھنڈے راؤ اسی پنجرہ میں فوت ہوا۔

اقتدار میں آتے ہی کئی علاقے فتح کئے۔ اصلاحات عمل میں آئے میسور کی چھوٹی سی ریاست ایک وسیع ریاست بن گئی، مخالفت کی آگ بھڑکنے لگی، ایک نہیں تین طرف سے ان پر حملے شروع ہوئے۔ ایک طرف سے نظام، دوسری طرف سے مرہٹے اور تیسری طرف سے انگریز۔ سب سے خطرناک مخالفت انگریزوں سے شروع ہوئی۔ ۱۷۶۷ء میں انہوں نے میسور کی پہلی جنگ کا آغاز کر دیا، نظام مرہٹے اور انگریز تینوں متحد ہو کر میدان کارزار میں اتر پڑے۔ آپ نے حکمت عملی سے کام لیا، سب سے پہلے نظام کو تحفے تحائف دے کر متحدہ محاذ سے الگ کر دیا، اس کو حریف سے حلیف بنا لیا، پھر مرہٹوں کو بھی کچھ دے کر پونا بھیج دیا، اب صرف انگریز باقی رہے، نظام بھی حیدر علی کے ساتھ میسور کی پہلی جنگ میں کود پڑا، نظام کو شکست ہوئی، وہ حیدرآباد چلا گیا، حیدر علی نے جنگ جاری رکھی اور اس شدومد سے مدراس پر حملہ کیا کہ انگریز جان بچا کر اپنے جہازوں میں پناہ لے لی، ایک ذلت آمیز صلح کے لئے راضی ہو گئے۔ مدراس کا صلح نامہ تاریخ ہند کا ایک سنہرا باب ہے، گورنر جنرل وارن ہسٹینگز تلملا اٹھا، حیدر علی خان انگریزوں کو مار بھگانے کی ایک اور تدبیر سوجھی۔ ۱۷۸۰ء میں سارے ہندوستان کا ایک متحدہ محاذ عمل میں لانے کی کوشش کی، دوسری میسور کی جنگ شروع ہو گئی، اس جنگ میں انگریز ایسا پسپا ہوئے کہ سر پکڑ نے منرد جو بکسر کی جنگ کا فاتح تھا اپنی جان بچا کر کانجی ورم تالاب میں اپنا سارا اسلحہ پھینک کر مدراس کے قلعہ میں پناہ گزیں ہوا۔ کرنل بیلی اور پریتھ ویٹ قیدی بن گئے۔ حیدر علی خان کو قدرت نے مزید مہلت نہ دی۔ میدان جنگ میں ہی دسمبر ۱۷۸۲ء میں فوت ہوئے۔ غرض حیدر علی خان شجاعت وہمت میں بے مثال تھے، تدبر وذہانت میں یکتا تھے، سیاسی حکمت عملی کے ماہر تھے، مرد میدان تھے۔ ان کے نام سے انگریزوں پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔ اکبر اعظم کی طرح ناخواندہ تھے۔ مگر خداداد قابلیت ایسی تھی کہ سکندر و نپولین یاد آ جائیں۔

خون رگ معمار کی گرمی سے ہے تعمیر
بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا

(ماخوذ سالار بنگلور)

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

مستند حسینی مسائل

✍ : مولانا رضوان احمد ندوی

زیر تبصرہ کتاب ''مستند حسینی مسائل'' دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل اور ہونہار عالم دین جناب مولانا عارف حسین قاسمی دربھنگہ کی تالیف ہے، اس کتاب میں انہوں نے ذبح قربانی اور عقیقہ کے ضروری فقہی مسائل کو فقہاء امت کے مستند فتاوے سے اخذ کر کے بڑے موثر اور دلنشیں انداز میں بیان کیا ہے، تاکہ عام پڑھے لکھے لوگوں کو اس سے استفادہ کا پورا موقع مل سکے، خاص کر ایسے جدید مسائل جو عام طور پر مسلمانوں کو عملی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں ان کی وضاحت بھی کر دی گئی۔ کتاب کی ابتدا میں خطیب الاسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی (دیوبند) مولانا انیس الرحمٰن قاسمی (پٹنہ) مفتی عزیز الرحمٰن چمپارنی، مفتی محمد توحید مظاہری (دربھنگہ) مولانا اختر امام عادل قاسمی (سمستی پور) نے کتاب اور مولف کتاب کی علمی صلاحیت اور تصنیفی ذوق کی تعریف وتحسین کی، اس کے بعد مؤلف کتاب نے حلال جانوروں کے ذبح کے شرعی طریقوں پر فقہ وفتاویٰ کی روشنی میں مسائل بیان کئے، فاضل مؤلف نے کتاب کا بڑا لانبا نام رکھا ہے یعنی ''مستند حسینی مسائل، ذبائح قربانی، عقیقہ کے تحقیقی مسائل'' مسائل کی نسبت حسینی کی طرف کیا گیا ہے، جب میری نظر کتاب پر چسپاں ایک چٹ پر پڑی تو یہ عقدہ کشائی ہوئی کہ یہ کتاب سیدنا حضرت حسینؓ کے نام کی نسبت سے حسینی مسائل رکھا گیا، جو گرچہ خوش آئند بات ہے، مگر میری ذہنی الجھنیں اس سے دور نہیں ہوئی اگر مؤلف کتاب کوئی ایسا مختصر نام تجویز کرتے جو آسانی سے زبان پر چڑھنے والا ہوتا تو شاید یہ زیادہ سودمند ہوتا۔ بعض بعض مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں ذوق لطیف پر گراں گذرتی ہیں۔

''یہ میری کمزوری ہے'' کی جگہ پر یہ میری خیر دلی ہے، طبع ہو گیا ہے، مفتی محمد توحید مظاہری نے اپنے گرانقدر تاثرات میں تحریر فرمایا کہ ''کتاب کو میں اپنی مشغولیات کی وجہ سے بالاستیعاب نہیں دیکھ سکا۔ جبکہ مؤلف کتاب نے اپنے عرض مرتب میں لکھا کہ ''اس کتاب کے مسودہ پر مفتی صاحب نے ابتدا تا انتہا بنظر غائر نظر ثانی اور تصحیح فرمائی۔ اس طرح کی متضاد تحریریں فقہی کتابوں کے معیار کو کمزور کرتی ہیں، بہرحال اس ہلکی پھلکی خامیوں سے قطع نظر کتاب معلومات افزا ہے، میں مولانا عارف حسین قاسمی کی اس علمی کاوش کی دل سے قدر کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت سے اس کو مرتب کیا اس کے لئے انہوں نے فقہ وفتاویٰ کی سیکڑوں کتابوں کی ورق گردانی کی اور وہاں سے موتیاں چن کر ایک لڑی میں پرو دیا، اللہ ان کی اس دینی خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے امید ہے کہ اصحاب ذوق کتاب سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے، اور اپنی علمی وفقہی تشنگی بجھائیں گے، کتاب پر قیمت درج نہیں اس لئے خواہشمند حضرات مولف کتاب کے موبائل نمبر 9939814021 پر رابطہ کریں اور کہاں سے اور کیسے حاصل ہوگی تبادلہ خیال کر لیں۔

بی جے پی کی شکست یقینی ہے

ڈاکٹر اسلم جاوید

لوک سبھا الیکشن کا سب سے بڑا مرحلہ پورا ہو چکا ہے۔اب ۲۳؍مئی کا انتظار ہے کہ حکومت کس کی بنتی ہے، ویسے اس بار بی جے پی کی مرکز میں حکومت بننی مشکل ہے، کیونکہ بہت سے سروے اور اندازوں کے مطابق بی جے پی ۱۶۰؍سیٹوں پر سمٹتی نظر آرہی ہے۔پچھلے الیکشن میں اسے ۲۸۲؍سیٹیں ملی تھیں لیکن اس کی مقبولیت کا گراف عوام میں تیزی سے گرا ہے اور اگر اس کی پانچ فیصد پولنگ بھی کم ہوتی ہے تو اس کی ۱۲۵؍سیٹیں کم ہوجائیں گی۔اپنے تبصرے کے سلسلے میں ہمیشہ سرخیوں میں رہنے والے بی جے پی لیڈر سبرامنیم سوامی نے گذشتہ دنوں اپنی ہی پارٹی کیلئے ناقابل یقین حد تک مایوس کن پیشنگوئی کردی ہے۔انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی اس الیکشن میں ۱۸۰؍سیٹوں کو پار کرنے کے قابل نہیں ہوسکتی ہے۔ان کی اس بات میں بہت حد تک وزن ہے۔

پانچ سال پہلے 31 فیصد ووٹوں کے ساتھ مودی بدلاؤ کیلئے زبردست عوامی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے لیکن ان پانچ برسوں میں مودی نے پارٹی کے سینئر لیڈروں کو حاشئے پر ڈال دیا اور امت شاہ کو پارٹی کا صدر بنادیا۔جن لوگوں نے حاشیے پر جانے سے انکار کردیا انہیں بے دلی سے کابینہ میں لے لیا جہاں سارے فیصلے مودی خود ہی کرتے ہیں۔ پانچ سال تک مودی لگاتار کمپین موڈ میں ہی رہے۔ جب بھی ٹی وی کھولو، اخبار دیکھو وہ اپنے ناقدوں پر حملہ کرتے ہی نظر آئے اور ان لوگوں کو ملک کا باغی بتانا شروع کردیا۔پھر چاہے وہ سیاستداں ہو، طالب علم ہو، کمیونسٹ دانشور ہو یا کسانوں کا گروپ، این جی او ہو یا کوئی اور، ان لوگوں کے خلاف مہم شروع ہوئی جنہیں وہ کنبہ پرست کہتے ہیں۔جواہر لال نہرو ان کے پہلے ہدف تھے۔ملک میں ہوئی ہر غلطی اور ناکامی کے لئے نہرو کو ذمہ دار قرار دیا جانے لگا کہ انہوں نے ملک کیلئے کچھ نہیں کیا۔پھر کانگریس کو قصوروار قرار دینا شروع کردیا کہ اس نے ملک کیلئے پچاس سال کے اقتدار میں کچھ نہیں کیا۔یہ تو کھلی ہوئی سیاسی جہالت ہے۔

ہندوستان آج جو کچھ ہے وہ نہرو کے وژن اور ان کے پیروکاروں کی بدولت ہے جس میں واجپئی بھی شامل ہیں۔۱۹۴۷ء سے ۲۰۱۴ء کے درمیان کی ساری کامیابیوں کو نظر انداز کرنا تاریخ کا مذاق اڑانا ہے۔سائنس ،آرٹ، کلچر، موسیقی، تھیٹر، سنیما، ٹکنالوجی اور تعلیم کے میدانوں میں ہندوستان دنیا کو مات دینے والا رہا ہے۔نہرو ایک ایسے عالمی لیڈر تھے جن کا قد دنیا میں بہت بڑا تھا جس کی مودی امید ہی نہیں رکھ سکتے۔ویسے بھی وزیراعظم کی مقبولیت میں کمی آرہی ہے اور یہ بی جے پی کیلئے پریشانی کا سبب ہے۔بی جے پی کو صرف یوپی اور بہار میں لگ بھگ ۱۰۰؍سیٹوں کا نقصان ہوگا جبکہ جھارکھنڈ، مہاراشٹر، راجستھان، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، کرناٹک، آسام، گجرات، ہریانہ اور دہلی میں بھی ان کی سیٹیں کم ہوں گی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ۲۳؍مئی کو کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔حالیہ انتخابات پر نظر ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی گجرات، مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ جیسے مضبوط قلعے میں کافی زمین کھو چکی ہے۔۲۰۱۴ء کے الیکشن سے پہلے بھی ان ریاستوں میں الیکشن ہوئے تھے جن میں بی جے پی کو زبردست اکثریت حاصل ہوئی تھی۔اگر اسمبلی کے الیکشن کی جھلک ۲۰۱۹ء کے لوک سبھا الیکشن میں بھی نظر آئی تو بی جے پی اچھی خاصی سیٹیں گنوادے گی۔پچھلے الیکشن میں بی جے پی کو کانگریس مخالف لہر کی وجہ سے 31 فیصد ووٹ ملے تھے۔اس سے پہلے اسے 21 فیصد ووٹ ملے تھے۔اب اگر 5 فیصد ووٹ بھی کم ملتے ہیں تو اس کی سیٹوں کی تعداد میں زبردست کمی آجائے گی۔دوسری طرف کانگریس کا نیائے منصوبہ اسے فائدہ پہنچا سکتا ہے۔اپوزیشن اتحاد بھی بہت سی سیٹوں پر بی جے پی کو نقصان پہنچا سکتا ہے، پینے کے پانی سے لیکر روزگار تک، ماب لنچنگ سے لیکر جی ایس ٹی تک اور نوٹ بندی سے لیکر دلتوں پر حملے تک بہت سے مسائل ہیں جن پر انتخابی ماحول میں دھنواں دھار تقریریں اور تنقیدیں ہورہی ہیں۔بی جے پی قریب قریب ہر محاذ پر ناکام ہی ثابت ہوئی ہے۔ان حالات میں پارٹیاں قوم پرستی، حب الوطنی سے لیکر ذات پات اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر بھی صف بندی کی کوشش کررہی ہیں۔بہت سے علاقوں میں جس برادری کے ووٹوں کا زیادہ دبدبہ ہے وہاں اسی ذات کے لیڈروں کو پرچار میں اتارا جارہا ہے اور بہت سے مقامی اور قومی مسئلے پیچھے چلے گئے ہیں۔

۲۰۱۴ء میں جن ریاستوں میں بی جے پی کی لہر چلی تھی اور جہاں پارٹی نے ۹۰؍فیصد سے زیادہ سیٹیں حاصل کی تھیں ان ساری ریاستوں میں بی جے پی کا جادو نہیں چل پارہا ہے اور وہاں ووٹروں کا جوش بھی ٹھنڈا ہی رہا ہے۔مہاراشٹر سے لیکر تمل ناڈو، اڑیسہ، آندھرا پردیش اور بہار تک ہر جگہ علاقائی مسئلوں پر الیکشن لڑنے کی کوشش وہاں کی علاقائی پارٹیاں کررہی ہیں۔یہی صورتحال مغربی بنگال میں ممتا بنرجی کا ہے۔حالانکہ ابھی بھی پورے ملک میں تمام پارٹیوں کے ممبران اسمبلی کی تعداد کو دیکھیں تو غیر کانگریس اور غیر بی جے پی ممبران اسمبلی کی تعداد ہی سب سے زیادہ ہے۔ملک کے زیادہ سیٹوں کا فیصلہ اب ووٹنگ مشینوں میں بند ہوچکا ہے۔ ہر مرحلے میں جس طرح لوگ ووٹ دینے کیلئے امڈ رہے ہیں وہ یہ بتاتا ہے کہ اس بار الیکشن کو گرم موسم اور فصلوں کی کٹائی کے سیزن کو ووٹر بھی ہلکے میں نہیں لے رہے ہیں۔

دہلی سمیت کئی ریاستوں میں رمضان میں پولنگ ہوگی اور گرمی میں بھی کچھ اضافہ ہوگا، اب دیکھنا یہ ہے کہ اس موسم میں لوگ کس طرح پولنگ کرتے ہیں۔ویسے قاعدے سے اگر صبح صبح ووٹنگ میں شامل ہوتے ہیں تو دھوپ اور پیاس کی شدت سے بچ سکتے ہیں۔بہرحال تکلیف اٹھا کر ہی صحیح پولنگ میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔

سوڈان میں تازہ سیاسی بحران کے اسباب

سوڈان میں صرف دو دن میں حکمراں تبدیل ہوگئے، حالیہ تاریخ میں ایسے واقعہ کی مثال نہیں ملتی، طویل عرصہ سے حکمرانی کررہے حسن عمر البشیر کی فوج کے ذریعہ بیدخلی کے فوری بعد فوجی کونسل کے سربراہ عود ابن عوف نے عہدہ کا حلف لیا اور دوسرے ہی دن انہیں استعفی دینا پڑا، لاکھوں عوام سڑکوں پر یہ نعرے لگاتے ہوئے خوشی سے جھومتے رہے کہ انہوں نے دو دن میں دو حکمراں تبدیل کردئے، عبدالفتاح البرہان تیسرے صدر بنے ہیں اور عوام ان سے بھی مطمئن نظر نہیں آتے، ان کا اصرار ہے کہ فوج اقتدار سویلین رہنما کے حوالے کرے، اس سے پہلے جب عمر البشیر نے عوامی مظاہروں کو کچلنے میں کامیابی حاصل کی تھی، اس وقت ریمارک کیا تھا کہ چوہے اپنی بلوں میں واپس ہوگئے لیکن سوڈان کے عوام نے نہ صرف عمر البشیر کو صدارت چھوڑنے پر مجبور کیا بلکہ وہ ان کی سرکردگی والی فوج کے کسی کمانڈر کی حکمرانی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں، حسن عمر البشیر نے طاقت کے زور پر مخالفین کو کچلنے کی کوشش کی تھی جس میں درجنوں افراد ہلاک ہوئے۔

ان کی بے دخلی کے بعد وزیر دفاع ابن عوف نے اقتدار سنبھالا لیکن عوامی دباؤ کے تحت انہیں ایک ہی دن بعد استعفی دینا پڑا، وہ دو سال کے لئے حکمران بنائے گئے تھے یعنی انتخابات کے انعقاد تک انہیں حکمراں بنایا گیا تھا لیکن عوامی احتجاج کے آگے انہوں نے سپر ڈال دی، حسن عمر البشیر ۲۸ سال سے سوڈان پر حکمرانی کررہے تھے، انہوں نے سیاسی پارٹیوں کی ساری سرگرمیاں ختم کردی تھیں، آزاد میڈیا کا کوئی تصور باقی نہیں رہا، سیاسی مخالفین کو چن چن کر نشانہ بنایا تھا، انہوں نے بظاہر اسلامی قوانین نافذ کئے لیکن ان کے طرز حکمرانی میں اسلام کی کوئی جھلک نہیں تھی، ابتدائی دور میں وہ متنازعہ اسلام پسند سیاست داں حسن ترابی سے جڑے رہے، اس دور میں دنیا کے مختلف ممالک کے جہادی سوڈان آیا کرتے تھے، اسامہ بن لادن نے بھی سوڈان میں اپنا ایک کیمپ قائم کیا تھا، سال ۱۹۹۳ء میں امریکہ نے سوڈان کا نام دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرنے والے ممالک کی فہرست میں شامل کیا تھا، اور پابندی عائد کی تھیں، جب حسن ترابی نے عمر البشیر کو آنکھیں دکھانی شروع کیں تو عمر البشیر نے حسن ترابی کو گرفتار کرنے کا حکم دیا، جنوبی سوڈان میں بیس برس سے جاری شورش کو حسن عمر البشیر ختم نہیں کرسکے، سوڈان پیپلز لبریشن آرمی سے معاہدہ کے تحت جنوبی سوڈان کو ۶؍سال کے لئے خودمختاری دی گئی، بعد میں جنوبی سوڈان جہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے، الگ ملک بن گیا، داخلی چیلنجز کا سامنا کرنے والے عمر البشیر دنیا میں یکا و تنہا رہ گئے، ان کا کسی ملک نے ساتھ نہیں دیا، ۱۹۹۰ء کے دہے میں سوڈان میں تیل کی دریافت سے اس ملک کی معیشت کو سنبھالنے میں مدد ملی اور عمر البشیر نے افریقہ میں دہشت گردی کے خلاف آواز اٹھا کر اپنے مخالفین کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن سوڈان کے خراب معاشی و مالیاتی حالات اشیاء ضروری کی قلت اور مہنگائی کی وجہ سے عوام ان کی حکمرانی کے خلاف سڑکوں پر نکل آئے اور انہیں بے دخل کرنے میں کامیاب ہوئے، جنوبی سوڈان کے الگ ملک بن جانے، تیل کے چشمے والے وسیع علاقوں سے سوڈان کو محروم ہونا پڑا، نتیجہ میں اس کی معیشت دگرگوں ہوگئی، سال ۲۰۱۸ء میں افراط زر کی شرح میں غیر معمولی اضافہ ہوا، وہاں 40% عوام غربت کی زندگی گذار رہے ہیں، مہنگائی میں اضافہ کے ساتھ اوسط خاندان غریب ہوگئے اور یہی طبقہ عمر البشیر کو بے دخل کرنے کی مہم میں سب سے آگے رہا۔

بابری مسجد معاملہ میں ثالثی کمیٹی کو ۱۵؍اگست تک کی مہلت

سپریم کورٹ نے رام جنم بھومی-بابری مسجد زمینی تنازعہ کا حل تلاش کرنے کے لئے ثالثی کمیٹی کو جمعہ کو اپنے ایک فیصلہ میں ۱۵؍اگست ۲۰۱۹ء تک کا وقت دیا ہے۔اس ثالثی کمیٹی کی رہنمائی سپریم کورٹ کے سابق جسٹس ایف ایم آئی خلیف اللہ کررہے ہیں۔ایودھیا معاملے میں ثالثی کے حکم کے بعد جمعہ کو پہلی بار سپریم کورٹ میں اس کی سماعت ہوئی۔اس دوران جسٹس ایف ایم آئی خلیف اللہ نے سپریم کورٹ میں اپنی رپورٹ داخل کی، جس میں ثالثی کی کارروائی کو پورا کرنے کے لئے ۱۵؍اگست ۲۰۱۹ء تک کا وقت مانگا گیا۔اس کے بعد کورٹ نے ایودھیا تنازعہ پر سماعت تین مہینے کے لئے ٹال دی۔سپریم کورٹ نے ثالثی کمیٹی کو ۱۵؍اگست تک کارروائی مکمل کرنے کے لئے کہا ہے۔ چیف جسٹس رنجن گگوئی کی رہنمائی والی پانچ ججوں کی بنچ نے کہا کہ ان کو جسٹس خلیف اللہ کی رپورٹ مل گئی ہے، جس میں پینل نے ثالثی کی کارروائی کو پورا کرنے کے لئے ۱۵؍اگست تک کا وقت مانگا ہے۔

بنچ نے کہا، 'اگر ثالث نتیجہ کو لے کر پرامید ہیں اور ۱۵؍اگست تک کا وقت مانگ رہے ہیں، تو وقت دینے میں نقصان کیا ہے؟ یہ معاملہ کئی سالوں سے زیر التوا ہے۔ہم وقت کیوں نہ دیں؟' عدالت نے کہا کہ کوئی بھی ثالثی کی کارروائی کے درمیان نہیں آئے گا۔عدالت نے دونوں فریقین کو ۳۰؍جون تک کمیٹی کے سامنے اپنے اعتراضات درج کرانے کی بھی اجازت دی۔ہندو اور مسلم فریقوں کے لئے پیش ہوئے وکیلوں نے جاری ثالثی کی کارروائی پر بھروسہ جتایا اور کہا کہ وہ اس میں مکمل تعاون کررہے ہیں۔جسٹس گگوئی کے علاوہ جسٹس ایس اے بوبڈے، جسٹس دھننجئے وائی چندر چوڑ، جسٹس اشوک بھوشن اور جسٹس ایس عبدالنذیر بھی اس آئینی بنچ کے ممبر ہیں۔

غور طلب ہے کہ سپریم کورٹ نے ۸؍مارچ کو اس معاملے میں ثالثی کو منظوری دی تھی اور تین ثالثوں والی کمیٹی تشکیل کی تھی اور آٹھ ہفتے کا وقت طے کیا تھا۔ان ثالثوں میں جسٹس خلیف اللہ، وکیل شری رام پنچو اور روحانی گرو شری شری روی شنکر ہیں۔ثالثی کمیٹی نے ۱۳؍مارچ سے تمام فریقوں کو سننا شروع کیا تھا۔اس سے پہلے ۹؍اپریل کو رام جنم بھومی-بابری مسجد تنازعہ میں ایک اور عرضی داخل کی گئی تھی۔

نرموہی اکھاڑا نے سپریم کورٹ میں نئی عرضی داخل کی تھی اور اس عرضی میں مرکزی حکومت کی ایودھیا میں مقبوضہ اضافی زمین کو واپس دینے کی عرضی کی مخالفت کی گئی تھی۔ اکھاڑہ نے کہا تھا کہ سپریم کورٹ کو پہلے زمینی تنازعہ کا فیصلہ کرنا چاہیے۔**(بحوالہ دی وائر)**

رمضان المبارک میں یومیہ معمول

مولانا انیس الرحمن قاسمی ناظم امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ

رمضان کے روزے کو اللہ نے ہر مسلمان بالغ مرد وعورت پر فرض کیا ہے اور اس کے برکات اور فوائد روحانی وجسمانی دونوں طرح ہیں، اس لیے روزے کی حفاظت، اس کو بہتر طور پر ادا کرنا اور اس کے مقاصد تقویٰ اور جنت کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ روزہ کو سنت کے مطابق ادا کیا جائے۔ روزہ کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے کے لیے دن ورات کے اوقات کے نظام کو سنت کے مطابق بنا کر اس پر عمل کریں گے تو اس سے روزہ کی رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔ لہٰذا دنیاوی کاموں سے اپنے اوقات کو عام دنوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ وقت فارغ کریں، کم از کم آٹھ گھنٹے روزانہ عبادات کے لیے فارغ کریں اور اسی کے مطابق اپنے پورے گھر کے نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

دن و رات کے اعمال:

ا۔ رمضان میں روزانہ دن میں کم از کم دو پارے قرآن کریم کی تلاوت کریں، چند آیتیں روزانہ ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کرنے کا معمول بنائیں۔

۲۔ حدیث کی مختصر کوئی بھی کتاب دو صفحہ پڑھیں یا پڑھوا کر سنیں اور ایک حدیث ترجمہ کے ساتھ یاد کرلیں، حدیث کے ساتھ کوئی دیگر دینی کتاب بھی چند صفحے پڑھیں۔

نماز:

(الف) پانچ اوقات کے فرض نماز کو مرد جماعت کے ساتھ ادا کریں، اور خواتین گھروں میں پابندی سے پڑھیں

(ب) فرائض کے علاوہ روزانہ نفلی نمازوں کا بھی اہتمام کریں۔

(ج) تراویح کی بیس رکعات پورے ماہ پابندی سے ادا کریں، یہ سنت موکدہ ہے۔

(د) روزانہ سحر کے وقت دو سے بارہ رکعات تہجد کی نماز پڑھیں۔

(ہ) اشراق کی نماز سورج کے نکلنے کے بیس منٹ بعد جب وہ بلند ہو جائے، ۲؍رکعت ادا کریں۔

(و) چاشت کی نماز ۹؍بجے دن کے بعد زوال سے پہلے پہلے دو سے بارہ رکعات ادا کریں۔

(ز) بعد نماز مغرب اوابین کی چھ رکعتیں ادا کریں۔

(ح) تراویح میں پورا قرآن سنیں

تسبیحات:

روزانہ صبح وشام چلتے پھرتے کلمہ طیبہ، استغفار اور درود شریف ہر ایک جتنا زیادہ ہو سکے پڑھنے کی کوشش کریں

دعا:

دعا عبادت ہے اور دعاؤں میں بڑی طاقت ہے، رمضان میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، گناہوں کی مغفرت کی جاتی ہے، جہنم سے نجات دی جاتی ہے، خاص طور پر سحر وافطار کے اوقات، ہر نماز کے بعد اور تہجد کا وقت دعاء کی قبولیت کے اوقات ہیں، اس لیے ان اوقات میں روزانہ اپنی خطاؤں کی بخشش اور دیگر حاجتوں کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اپنے ساتھ ساتھ اپنے والدین، اعزہ واقرباء دوست واحباب، پڑوسیوں، رشتے داروں، دینی اداروں، مساجد، مدارس، خانقاہوں کے لیے مکمل امن وامان اور پوری امت مسلمہ کے لیے دعائیں کرنی چاہئیں۔

اعتکاف:

رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف بھی سنت ہے، ہر محلے سے چند لوگوں کو ضرور اعتکاف کا اہتمام کرنا چاہئے، اگر محلے میں سے کسی نے بھی مسجد میں اعتکاف نہیں کیا تو پورے محلے والے سنت کے چھوڑنے والے قرار پائیں گے۔

شب قدر:

رمضان میں ایک رات ایسی ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کو لیلۃ القدر یا شب قدر کہتے ہیں، یہ رات عام طور پر اخیر عشرے کی کسی طاق رات میں یعنی اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس اور انتیس رمضان میں سے کوئی رات شب قدر ہو سکتی ہے، اس ایک رات میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے زیادہ ہے، اس لیے خاص طور پر اخیر عشرے میں اس رات کو تلاش کرنا چاہئے اور اس میں ذکر واذکار اور عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، غروب آفتاب سے صبح صادق تک اس کا وقت رہتا ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو یہ رات ملی اور اس کو اس نے عبادت کرتے ہوئے گذارا۔

روزے کی حفاظت:

روزے کی حفاظت کے لیے اپنے آپ کو منہیات اور لایعنی چیزوں سے بچانا چاہئے، صرف کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے رکنے کا نام ہی روزہ نہیں ہے بلکہ جسم کے ہر ہر عضو کو گناہ سے بچانا اور طاعت الٰہی میں لگانا چاہئے، خاص طور پر مندرجہ ذیل گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں۔

(۱) کسی غلط چیز، فحش تصاویر اور فحش ویڈیو وغیرہ نہ دیکھیں، (۲) گانے، میوزک اور فحش مواد کو سننے سے اپنے کانوں کو بچائیں۔ (۳) کوئی گندی اور فحش بات زبان سے نہ نکالیں، جھوٹ نہ بولیں، کسی کو گالی نہ دیں، کسی کی چغلی نہ کریں، کسی کی غیبت نہ کریں، کسی پر بہتان نہ لگائیں اور اپنی زبان سے کوئی ایسی بات نہ نکالیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہو، (۴) کسی کو ناحق نہ ستائیں اور نہ کوئی گناہ کا کام کریں۔ (۵) حلال کھانے کا اہتمام کریں، حرام اور مشتبہ مال اور اشیاء سے بچیں۔

محتاجوں اور ضرورت مندوں کی امداد:

جس طرح رمضان کے مہینے میں فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، اسی طرح فرض زکواۃ کے علاوہ نفلی صدقات وخیرات کا بھی اہتمام کرنا چاہئے، اس لیے کہ اس مہینے میں نفل عبادتوں کا ثواب عام دنوں کی فرض عبادتوں کے برابر اللہ تعالیٰ عطا کرتے ہیں۔ اس لیے ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی امداد کریں۔

(۱) بے لباسوں کو کپڑے پہنائیں

(۲) بھوکے لوگوں کو کھانا کھلائیں

(۳) یتیموں، بیواؤں، مسکینوں اور محتاجوں کی مدد کریں

(۴) روزانہ اپنی حیثیت کے مطابق کچھ ضرورت مند روزے داروں کو افطار کرانے کا معمول بنائیں، روزہ داروں کو افطار کرانے کی بڑی فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے خواہ ایک کھجور یا ایک گلاس پانی ہی سے روزے دار کو افطار کرادیا جائے۔

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ضرورت مند ہوتے ہیں لیکن شرم وحیا کی وجہ سے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، ایسے لوگوں کے بارے میں معلوم کر کے ان کی مدد کرنی چاہئے، قرآن کریم اور احادیث میں ایسے لوگوں کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

زکواۃ:

روزے کی طرح زکواۃ بھی اسلام کا بہت اہم رکن ہے، زکواۃ ہر اس مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، جس کے پاس ساڑھے ستاسی گرام سونا یا پانچ سو بارہ گرام چاندی یا اس کے بقدر نقد رقم موجود ہو اور اس مال پر ایک سال گذر گیا ہو۔ یوں تو سال کے گذرتے ہی مال کا حساب لگا کر زکواۃ ادا کرنی چاہئے، مگر عام طور مسلمانوں کا معمول رمضان میں زکواۃ ادا کرنے کا ہے، کیوں کہ رمضان میں اعمال کا ثواب اللہ تعالیٰ عام دنوں کے مقابلے میں ستر سے سات سو گنا تک بڑھا دیتے ہیں، اس مہینے میں ایک فرض ادا کرنے کا ثواب کم از کم ستر فرض کے برابر ہے۔ اس لیے رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے مال کا حساب لگا کر زکواۃ ادا کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کی صحیح قدر کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری نمازوں، روزے، زکواۃ، صدقات و خیرات اور سبھی اچھے کاموں کو قبول کرے اور گناہ کے کاموں سے بچنے کی توفیق دے آمین!

جوڑ توڑ کی گنجائشیں تلاش کرنے کا دور شروع

عام انتخابات اب اختتام کو پہونچنے والے ہیں، محض دو مرحلوں کا انتخاب باقی ہے، اس میں بھی ایک مرحلہ اس شمارہ کے آپ کے ہاتھ میں پہونچنے سے پہلے پورا ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ سیاست اب صرف انتخابی مہموں تک ہی محدود نہیں رہ گئی ہے، بلکہ پارٹیاں اب ۲۳؍مئی کے بعد ابھرنے والی ممکنہ تصویر کو سمجھنے اور ڈی کوڈ کرنے میں لگ گئی ہیں، حالانکہ برسر اقتدار اور حزب مخالف دونوں اب تک پانچ مرحلوں میں ہوئی ووٹنگ کو اپنے خیمے میں جاتی ہوئی بتانے میں لگے ہیں، لیکن اندرون خانہ وہ کسی بھی صورت حال کا سامنا کرنے کے لیے خود کو تیار کرنے میں بھی مصروف ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ پارٹی لیڈروں میں آپسی گفت وشنید کا دور شروع ہو چکا ہے، آخری مرحلہ کی ۱۱۸؍سیٹوں میں سے این ڈی اے نے ۲۰۱۴ء میں ۱۰۳؍سیٹیں جیتی تھیں، ان میں اتر پردیش کی سبھی ستائیس سیٹیں، دلی کی سبھی سات سیٹیں، ہماچل پردیش کی سبھی چار سیٹیں اور مدھیہ پردیش کی سبھی پندرہ سیٹیں این ڈی اے نے جیتی تھیں۔ اب اگر بی جے پی کو ۲۰۱۴ء کے ۲۸۲؍والا پرفارمنس دوہرانا ہے تو اس کے سامنے زیادہ تر سیٹوں کو برقرار رکھنے کا چیلنج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں آخری مراحل کو میک یا بریک کا مرحلہ مانا جارہا ہے، بی جے پی کو بھی پتہ ہے کہ اقتدار کو برقرار رکھنے کے لیے ان آخری مراحل کے انتخابات میں وہ بہت زیادہ نقصان اٹھا سکتی ہے،، ویسے بی جے پی کا اندازہ ہے کہ وہ مودی لہر کے سہارے ۲۰۱۴ء کا کرشمہ ۲۰۱۹ء میں بھی دوہرائیگی۔ یہی وجہ ہے کہ آخری دو مرحلوں میں بی جے پی ہائی وولٹیج اشتہاری مہم کے منصوبے پر کام کر رہی ہے، دوسری طرف حزب مخالف کو بھی انہی دو مرحلوں میں بی جے پی کو پیچھے دھکیلنے کا موقع دکھائی دے رہا ہے۔ اتر پردیش میں نریندر مودی کی دو سے تین ریلیاں بڑھائی جا سکتی ہیں، اسی طرح مایاوتی اور اکھلیش یادو بھی آخری مراحل میں اپنی ریلیوں کی تعداد بڑھا سکتے ہیں، اس بار مایاوتی اور اکھلیش یادو کی حکمت عملی یہ ہے کہ جہاں وزیر اعظم ریلی کریں وہاں اس کے بعد وہ دونوں مشترکہ ریلی کریں گے۔ جیسے بدھ کو گورکھ پور میں نریندر مودی کی ریلی ہوئی تو جمعہ کو وہاں مایاوتی اور اکھلیش یادو کی مشترکہ ریلی ہوئی۔ جیسے جیسے انتخاب کا آخری مرحلہ قریب آتا جا رہا ہے، ووٹنگ کی اہمیت بھی بڑھ رہی ہے، ہندی بولنے والے علاقوں میں درجہ حرارت ۴۰؍ڈگری کو پار کر گیا ہے، لو بھی چل رہی ہے، ایسی صورت حال میں ووٹروں کو گھروں سے نکالنا سبھی پارٹیوں کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ دوسری طرف رمضان المبارک کا مقدس مہینہ بھی شروع ہو چکا ہے، رمضان کو لے کر ووٹنگ صبح پانچ بجے سے کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، لیکن الیکشن کمیشن نے اس مطالبہ کو خارج کر دیا، آخری مرحلوں میں ووٹنگ پر گرمی کا جو بھی اثر پڑے گا اس سے انتخابی امکانات اثر انداز ہوں گے۔ ایسے میں دیکھنے والی بات یہ ہوگی کہ انتخابی اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا اور کس معاملہ بنے گا اور کس کا بگڑے گا۔ اب تک ہوئے پانچ مراحل کے انتخابات کے بعد ایک بات پر سب متفق ہو گئے ہیں کہ اس انتخاب میں بوتھ مینجمنٹ سب سے بڑا فیکٹر ہو گیا ہے۔ پانچ مرحلوں کے انتخاب کے بعد جوڑ توڑ کی گنجائشیں تلاش کرنے کا دور بھی شروع ہو چکا ہے، اور اگر کسی پارٹی کو مکمل اکثریت نہیں ملتی ہے تو ایسے میں سیاسی اٹھا پٹک تیز ہو سکتی ہے اور اس کے لیے پہلے سی سبھی پارٹیاں اپنے ممکنہ حلیفوں تک رسائی حاصل کرنے میں لگ گئی ہیں۔ **(اداریہ نو بھارت ٹائمز، ترجمہ: محمد عادل فریدی)**

حکومت ہمیں پانی اور گندگی سے آگے بڑھنے ہی نہیں دیتی، تعلیم کے بارے میں کیا سوچیں

سنتوشی مرکام

موجودہ لوک سبھا انتخابات کے تناظر میں نیشنل میڈیا اور ٹی وی چینلوں کے لئے بھلے ہی ہندو مسلمان، پاکستان، راشٹرواد، چوکیدار وغیرہ سب سے ضروری مسائل ہوں، پر ملک کی راجدھانی دہلی میں ایک ایسا علاقہ بھی ہے جہاں کے تقریباً ستر ہزار لوگ پینے کے پانی، گندگی، سیور سسٹم اور بستی میں صاف صفائی وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات کے لیے ہی لڑ رہے ہیں۔ یہ علاقہ سنجئے کالونی ہے، جو ساؤتھ دہلی میں آنے والے اوکھلا انڈسٹریل ایریا کا حصہ ہے ۔ ۱۹۷۷ء میں بسی یہ کالونی ساؤتھ دہلی لوک سبھا حلقے میں آتی ہے۔اس کالونی کے اندر داخل ہوتے ہی ایک ایسی تصویر سامنے آجاتی ہے، جو ساؤتھ دہلی کی عام تصویر کے بالکل برعکس ہے۔

دراصل اس کالونی کے باشندوں کے لئے انتخاب میں کیا مسائل ہوں گے، اس کو سمجھنے کے لئے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی ہے، اس کے لئے ایک بار اس کالونی کی تنگ گلیوں میں داخل ہونا ہی کافی ہے، یہاں گلیاں اتنی تنگ ہیں کہ ایک ساتھ دو لوگوں کا چلنا مشکل ہی نہیں، بلکہ ناممکن ہے، گلیوں کے بیچ سے بہتی گندی نالیاں، نالی پر بھنبھناتی مکھیاں اور اس سے سٹ کر بیٹھے لوگ، کھیلتے بچے، جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر، چاروں طرف پھیلی بدبو؛ یہ ایسے مناظر ہیں جن کو ایک بار دیکھنے کے بعد بھلانا بہت مشکل ہے۔

مکان اتنے چھوٹے چھوٹے اور ایک دوسرے سے اتنے سٹے ہوئے ہیں کہ کبھی کوئی حادثہ ہونے کی صورت میں ان میں رہنے والے لوگوں کا بچ پانا ناممکن سا لگتا ہے، یہاں کے زیادہ تر لوگ کترن کا کام کرتے ہیں۔یعنی مختلف قسم کے کپڑوں کی کترن تھوک میں لاکر ان کی سلائی کرتے ہیں، اس بستی میں ہماری ملاقات برجونا یک سے ہوئی، جو ساؤتھ دہلی لوک سبھا حلقے سے ''کمیونسٹ غدر پارٹی'' نام کی ایک چھوٹی سی جماعت کی طرف سے انتخاب لڑ رہے ہیں، وہ اس کالونی کے مسائل پر کئی سالوں سے آواز اٹھاتے رہے ہیں۔

ان کا کہنا ہے کہ یہاں کے لوگوں کے سب سے بڑا مسئلہ ہے پانی اور گندگی۔ان کا سیدھا سوال ہے کہ ''کیا ہم زندگی بھر پانی ہی ڈھوتے رہیں؟'' وہ کہتے ہیں: ''یہاں بہت سارے بنیادی مسائل ہیں جیسے پانی، سیور سسٹم، سڑک، تعلیم، صحت وغیرہ۔ سنجئے کالونی کو ۱۹۷۷ء کے آس پاس بسایا گیا تھا۔ ہم راکٹ اڑانے کی ٹکنالوجی اور سائنس کی باتیں کرتے ہیں لیکن آپ عوام کو پینے کا پانی تک نہیں دلوا سکتے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی بڑی ناانصافی ہے۔''

یہاں ایک صحافی لوکیش کمار سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ ''مزدور ایکتا لہر'' نام کے ایک میگزین کے لئے لکھتے رہتے ہیں۔انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہاں ہر چیز کے لئے لڑنا پڑتا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''یہاں سدھار بورڈ کا ایک بیت الخلا تھا جس کو ۲۰۰۶ء میں بند کر دیا گیا، اس کا رکھ رکھاؤ بہت ہی خراب تھا۔اس وقت ہم بیت الخلا کی مانگ کو لے کر اس وقت کے بی جے پی ایم ایل اے راموبیر سنگھ بدھوڑی کے پاس گئے تھے، انہوں نے ہمارا پرچہ پھاڑ کر پھینک دیا تھا اور ہمارے ساتھ گئی تقریباً ۲۰؍خواتین کے ساتھ بہت ہی غیر مہذب انداز میں بات کی تھی۔'' انہوں نے آگے بتایا: ''اس کے بعد ۲۰۰۶ء سے ۲۰۱۵ء تک بیت الخلا کے لئے ہم نے لگاتار تحریک چلائی، اس وقت کی صدر پرتبھا پاٹل تک کو خط لکھنا پڑا، یہاں کی آبادی ساٹھ ستر ہزار کے قریب ہے، کسی کے پاس بیت الخلا نہیں تھا، خواتین پاس میں جو جنگل تھا وہاں جاتی تھیں، ابھی یہاں صرف ایک ہی پبلک ٹوائلٹ ہے، اب بھی لوگ ٹوائلٹ کے لئے کھلے میں جانے کو مجبور ہیں، پاس میں ایک اور کالونی ہے جہاں ۷۔۸؍ ہزار کی آبادی ہے، وہاں پر بھی ایک ہی پبلک ٹوائلٹ ہے۔'' ان کا الزام ہے کہ اقتدار میں جو بھی بیٹھے ہوں، وہ انسان کو انسان نہیں سمجھتے، صرف ووٹ بینک سمجھتے ہیں، ہم یہاں کیڑے مکوڑوں کی طرح جی رہے ہیں۔

اس بستی میں ایک سرکاری اسکول بھی ہے، جس کو ہم نے دیکھنا چاہا، لیکن وہاں کے اساتذہ نے کوئی بات کرنے سے منع کر دیا، یہاں بچے نیچے بیٹھ کر پڑھائی کر رہے تھے، بس ہمیں اتنا بتایا گیا کہ یہ اسکول دہلی حکومت کے تحت نہیں آتا ہے، بلکہ ایم سی ڈی کے تحت آتا ہے، مقامی لوگوں سے پتہ چلا کہ اسکول میں پڑھنے والے بچوں کے لئے ٹوائلٹ ضرور بنایا گیا ہے، لیکن اس میں کبھی پانی نہیں آتا ہے، کیونکہ ٹینکر سے ڈھو کر پانی لانا پڑتا ہے۔

کالونی میں ایک گندی نالی کے ٹھیک بغل میں پانی بھر رہی ریکھا نے بتایا: ''پانی نہیں آتا، صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے، اتنی گندگی پھیلی رہتی ہے کہ پیر رکھنے کے لئے جگہ نہیں ہوتی، بچے باہر نہیں آسکتے، ہمیشہ بیمار پڑتے رہتے ہیں۔'' ریکھا کے گھر میں ٹوائلٹ ہے، لیکن پانی کا انتظام نہیں ہے، ٹینکر سے جو پانی آتا ہے وہی پانی بھر کر ٹوائلٹ، نہانے دھونے، پینے اور دیگر ضروریات کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے۔

یہاں پر کترن کا کام کرنے والے محمد یوسف نے بتایا: ''اگر کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہاں کوئی انتظام نہیں ہے، دہلی حکومت محلّہ کلینک چلا تو رہی ہے لیکن یہاں پر کوئی محلّہ کلینک نہیں ہے، چھوٹے چھوٹے کمروں میں ہی کام اور رہنا سب چلتا ہے۔'' وہ بھی لوکیش کی بات دوہراتے ہیں کہ یہاں ہر چیز کے لئے روز شکایت کرنی پڑتی ہے۔اگر کوئی جانور بھی مر جاتا ہے تو اس کے لئے لڑنا پڑتا ہے، تب جاکر کئی دنوں بعد آکر اس کو اٹھاتے ہیں، ہم نے یہاں کے مسائل کو لے کر وزیر اعظم تک کو خط لکھا، لیکن کوئی دھیان نہیں دیتا ہے۔

پنٹو کمار یہاں ایک چھوٹی سی دکان چلاتے ہیں، ان کا کہنا ہے: ''ہماری دکان کے ٹھیک سامنے کچرے کا ڈھیر لگا رہتا ہے، بے حد بدبو آتی ہے، میں روز کچرا اٹھانے والوں سے شکایت کرتا ہوں، اس کے بعد اگر کبھی کچرا اٹھاتے بھی ہیں تو پورا نہیں اٹھاتے، ہمیں بہت دقت ہوتی ہے، اس کے علاوہ سوچھتا ایپ پر بھی شکایت کرتا ہوں، لیکن اس پر بھی کوئی کارروائی نہیں ہوتی، غلط لوکیشن کی فوٹو بتا کر اس کو بلاک کر دیا جاتا ہے۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ یہاں پچھلے پانچ سال سی کچی نالیاں ہیں اگر تھوڑی بہت بھی بارش آجائے تو گھروں میں پانی گھس جاتا ہے، اس کی نکاسی کا کوئی انتظام نہیں ہے، حکومت ہمیں پانی اور گندگی سے آگے بڑھنے ہی نہیں دیتی کہ ہم تعلیم کے بارے میں سوچ سکیں۔صبح اٹھتے ہی پانی کے لئے لائن میں لگنا پڑتا ہے، پہلے پانی، پھر اس کے بعد ہی آگے کے کام کے بارے میں سوچتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یہاں کے ایم پی، ایم ایل اے یا کونسلر نے کبھی اس علاقے کا دورہ نہیں کیا، صرف انتخاب کے دوران ہی آنا جانا کرتے ہیں، ہم ہاتھ پیر جوڑتے ہیں لیکن کوئی ہماری بات نہیں سنتا۔ ۱۹۸۷ء سے یہاں رہ رہے ایک بزرگ ناگیشور سنگھ، جن کو وہاں کے لوگ ''فائٹر مین'' کہہ رہے تھے، صبح سے پانی کے لئے وہاں بیٹھے ہوئے تھے، ان کا کہنا ہے کہ جب سے وہ یہاں رہ رہے ہیں تب سے یہاں پانی اور گندگی کا مسئلہ بنا ہوا ہے، بلکہ حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ برجونا یک کی قیادت میں سالوں تک تحریک چلانے کے بعد ڈھائی سال پہلے گھروں میں صرف پانی کا پائپ بچھا دیا گیا ہے لیکن اس میں آج تک ایک بوند پانی نہیں آیا، دہلی کے کسی رہنما نے آج تک ہمیں پانی نہیں دیا، جب بھی ہم مانگنے جاتے ہیں تو کچھ نہ کچھ بہانہ کر دیتے ہیں۔

وہ آگے کہتے ہیں کہ اس کالونی میں آج تک ڈاکٹر کی سہولت نہیں ہے، اگر کبھی کسی کو ایمرجنسی میں ہاسپٹل لے جانے کی ضرورت پڑے تو نہیں لے جا پائیں گے کیونکہ کچرا کباڑ کی وجہ سے سڑک پوری بند رہتی ہے، بارش میں گندا پانی بھرا رہتا ہے، کوئی آنا جانا نہیں ہوسکتا، ایسے میں کیا کریں؟ ہمیں ہاسپٹل جانا ہوتا ہے تو کالکا جی روڈ تک پیدل جانا پڑتا ہے، اگر یہاں آگ زنی جیسا کوئی حادثہ ہوجائے تو دمکل کے آنے کے لئے بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔انہوں نے بتایا کہ میٹرو بننے سے پہلے اس علاقے میں تھوڑا بہت جنگل تھا، جہاں لوگ ٹوائلٹ کے لئے جاتے تھے لیکن اب ان کو بہت دقت ہورہی ہے۔اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے اپنے گھروں میں ٹوائلٹ بنوا تو لیا، لیکن سیور لائن نہ ہونے کی وجہ سے کھلی گندی نالی سے ان کو جوڑ دیا۔

ناگیشور سنگھ نے بتایا کہ پینے کے پانی کے لئے ہم ۲۰۰۵ء سے تحریک کر رہے ہیں، ٹینکر میں پانی لانے کا انتظام ختم ہو جانا چاہئے، کیونکہ اس میں بہت ساری سیاست ہوتی ہے، آر ٹی آئی سے جو اعداد و شمار نکالے تھے اس کے مطابق صرف سنجئے کالونی کو پانی فراہمی کرنے میں ہر سال 49.09 لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں، ہماری مانگ ہے کہ جو خرچ ٹینکر پر کر رہے ہیں اسی پیسے سے ہمارے گھروں میں پائپ لاکر پانی دے سکتے ہیں۔انہوں نے آگے کہا: ''دن میں ایک ہی بار ٹینکر سے پانی لاکر دیا جاتا ہے، اس وقت ہزاروں لوگ سڑک پر جمع ہو جاتے ہیں، تین چار گھنٹے لوگ پریشان ہوتے ہیں، پانی کے لئے لڑائی جھگڑے ہو جاتے ہیں۔اس کو لے کر ہم شیلا دیکشت سے ملے، اروند کیجریوال سے ملے، لیکن ابھی تک اس پر کوئی سنوائی نہیں ہوئی۔

سنجے کالونی تو صرف ایک مثال ہے، دہلی، ممبئی، کولکاتا جیسے چکاچوند سے بھرے بڑے بڑے شہروں میں ہزاروں سلم بستیاں اور کالونیاں ایسی ہیں جہاں لوگ آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم اور جانوروں کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور ہیں، ووٹ بینک اور مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی سیاسی پارٹیاں ان لوگوں کو آخر انسان کب سمجھیں گی اور فرضی مسائل سے اوپر اٹھ کر ان لوگوں کے مسائل کو کب دور کریں گی شاید ابھی ہمیں اس کے لیے لمبا انتظار کرنا پڑے گا۔

پانی بچائیے

یہ کہنا قطعی غلط نہیں ہوگا کہ تیسری عالمی جنگ پانی کے لیے ہوگی، گرمی کا موسم آتے ہی ملک کے تقریباً سبھی حصوں میں پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، محکمہ موسمیات نے مارچ اپریل میں ہونے والی بارش میں ستائیس فیصد کی کمی ریکارڈ کی ہے، وہیں پچھلے دنوں عالمی یوم آب کے موقع پر برطانیہ کی ایک غیر سرکاری تنظیم ''واٹرایڈ'' نے اپنی رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان میں تقریباً ایک ارب آبادی کو پانی کے خطرے کا سامنا ہے۔ یہاں قریب ساٹھ کروڑ لوگ پانی کی سب سے زیادہ قلت والے علاقوں میں رہتے ہیں۔غور طلب ہے کہ پوری دنیا میں زمین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ پانی سے گھرا ہوا ہے، لیکن اس میں سے ۹۷؍فیصد پانی کھارا ہے اور پینے کے قابل نہیں ہے، یعنی پینے کے قابل پانی کی مقدار صرف تین فیصد ہے، اس میں سے بھی دو فیصد پانی گلیشیر اور برف کی صورت میں ہے۔اس طرح سے دیکھا جائے تو حقیقتاً صرف ایک فیصد پانی انسانوں کے استعمال کے لیے دستیاب ہے۔ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی آبادی اور شہروں اور فیکٹریوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے لگاتار پیڑوں کی کٹائی ہورہی ہے۔جس سے آب و ہوا پر بہت ہی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔آبی وسائل کا غیر دانشمندانہ استعمال، ناقص آبی انتظام اور بدلتے موسموں نے ہمارے آبی وسائل کو مستقل خطرے میں ڈال دیا ہے۔اگر ایسا ہی چلتا رہا تو ہماری آنے والی نسلوں کو صرف بوتل بند پانی ہی میسر ہو پائے گا۔جس طرح اساتذہ اور ماں باپ اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاتے ہیں، اسی طرح بچوں کو پانی بچانے کی بھی ترغیب دینی ہوگی۔ہمیں ندیوں کے آس پاس بڑے پیمانے پر پیڑ پودے لگانے کے لیے حکومت کو بیدار کرنا ہوگا۔ہم ہندوستانیوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ہم پانی کی بچت کم اور بربادی زیادہ کرتے ہیں۔لگاتار بڑھتے ہوئے پانی کے خطرے سے بچنے کے لیے ہر شہری کو بیدار ہونا ہوگا اور اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔اگر ہمیں آئندہ بوند بوند پانی کے لئے ترسنے سے بچنا ہے تو موثر حکمت عملی وقت کی اہم ضرورت ہے۔خدارا پانی بچائیے اپنے لئے اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے۔چھوٹی چھوٹی سی احتیاطی تدابیر استعمال کر کے ہم اچھا خاصا پانی بچا سکتے ہیں، مثلاً گاڑی دھوتے وقت اگر پائپ کا استعمال کریں تو تقریباً ڈیڑھ سو لیٹر پانی صرف ہوتا ہے، یہی کام اگر ہم بالٹی میں پانی لے کر کریں تو کم از کم ایک سو لیٹر پانی کی بچت ہوگی، منہ دھوتے وقت یا دانت صاف کرتے وقت یا وضو کرتے وقت بجائے نل کھول کے رکھنے کے نل کو تھوڑے تھوڑے وقفے کے لیے بقدر ضرورت کھولا جائے تو اس سے ہم پندرہ سے بیس لیٹر پانی بچا سکتے ہیں۔اور اگر لوٹے کا استعمال کیا جائے تو ایک سے ڈیڑھ لیٹر پانی میں ہی وضو کیا جا سکتا ہے، نہانے کے وقت بھی شاور یا نل کے نیچے نہانے کے بجائے بالٹی کا استعمال کریں تو بیس سے پچیس لیٹر پانی بچا سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کسی بھی چیز میں فضول خرچی سے منع کیا ہے، ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم سب کا فریضہ ہے کہ ہم پانی کا استعمال احتیاط سے کریں اور اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(ترجمہ محمد عادل فریدی)

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

میانمار میں پریس کی آزادی خطرے میں: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین نے میانمار میں پریس کی آزادی اور جمہوریت کی صورتحال کے تعلق سے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ میانمار میں آئندہ سال ہونے والے انتخابات کے پیش نظر یہ تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ انسانی حقوق کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر کے دفتر نے بدھ کو ایک پریس ریلیز جاری کی کہ ہم میانمار میں میڈیا کی آزادی اور جمہوری نظام کی صورتحال کے متعلق بہت فکرمند ہیں، جمہوری نظام کو یقینی بنانے کے لئے حکام کے پاس قانون، پالیسی اور ادارہ جات تعمیر کی سمت میں کام کرنے کا ایک اچھا طریقہ ہے، جو اگلے سال ہونے والے قومی انتخابات کے لئے خاص طور پر اہم ہے۔'' اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین نے پلٹزر انعام جیتنے والے صحافی والون اور کیووسواو کو رہا کرنے والے میانمار کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ (یو این آئی)

تیونس میں کشتی ڈوبنے سے ستر تارکین وطن کی موت

تیونس کے صوبہ صفاقس میں واقع ساحل سمندر سے چالیس میل دور سمندر میں ایک کشتی کے ڈوبنے سے اس پر سوار سب صحاری کے کم از کم ۷۰؍ غیر قانونی تارکین وطن کی موت ہوگئی۔ مقامی میڈیا کے مطابق ماہی گیری کشتیوں اور ماہی گیروں نے ۱۶؍ مہاجرین کی جان بچائی۔ یورپ میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے تارکین وطن کے کشتی ڈوبنے سے اتنے زیادہ لوگوں کی موت کے سب سے بڑے واقعات میں یہ تازہ واقعہ ہے۔ (یو این آئی)

افغانستان میں دہشت گردانہ حملے میں ۲۴؍ جوان جاں بحق

افغانستان کے صوبہ بادغیس میں جمعہ کے روز سکیورٹی چوکیوں پر طالبان جنگجوؤں کے حملے میں فوج کے ۲۴؍ جوان جاں بحق ہوگئے اور گیارہ دیگر زخمی ہوگئے۔ ضلع کے سربراہ فاضل صدیقی نے بتایا کہ جمعہ کی صبح بندوق اور راکٹ گرینیڈ سے لیس بڑی تعداد میں طالبان جنگجو ضلع بالا مرغاب کے جار آسیہ میں واقع سکیورٹی چوکیوں پر حملہ کردیا۔ اس حملے میں فوج کے ۲۴؍ جوان مارے گئے اور گیارہ دیگر زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو فوج کے اسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ (یو این آئی)

امریکہ چین تجارتی مذاکرات جاری رکھنے پر ہوئے متفق

امریکہ اور چین کے حکام نے تجارتی مذاکرات جاری رکھنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ وائٹ ہاؤس نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ وائٹ ہاؤس نے ایک بیان جاری کرکے بتایا کہ دونوں ممالک کے نمائندوں کے درمیان واشنگٹن ڈی سی میں جاری مذاکرات کے دوران اس بات پر رضامند ہوئی۔ (یو این آئی)

لندن میں نماز تراویح کے دوران مسلح شخص کی مسجد میں فائرنگ

غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق مشرقی لندن کے علاقے سیون کنگز میں نماز تراویح کے وقت ایک مسلح شخص نے مسجد میں گھس کر فائرنگ کی، تاہم نمازیوں کے پیچھا کرنے پر حملہ آور فرار ہوگیا، واقعے کے بعد پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لیکر حملہ آور کی تلاش شروع کردی ہے جب کہ مسجد کے باہر پولیس کی بھاری نفری کو تعینات کردیا گیا ہے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے مطابق واقعے کی جگہ سے شواہد اکٹھے کیے جارہے ہیں اور عینی شاہد کے بیانات بھی قلمبند کیے جارہے ہیں، فائرنگ کے واقعے میں کسی بھی شخص کے زخمی یا ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی، پولیس کے مطابق واقعے میں دہشت گردی کا عنصر شامل نہیں ہے تاہم واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

سری لنکا میں دوسو مسلم علماء سمیت چھ سو غیر ملکی باشندے ملک بدر

سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر دہشت گردانہ بم دھماکوں کے بعد سے اب تک دوسو مسلم علماء سمیت ۶۰۰؍ غیر ملکی باشندوں کو ملک سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ سری لنکا کے وزیر داخلہ واجیرا ابھیوار دینا نے میڈیا کو بتایا کہ حکومت نے سلسلہ وار بم دھماکوں کے لئے مقامی جہادی تنظیم پر الزام لگنے کے بعد سے اب تک دوسو مسلم داعی علماء سمیت چھ سو بیرونی باشندوں کو ملک بدر کیا ہے۔ ملک بدر کیے گئے تمام مسلم علماء قانونی طور سے ملک میں داخل ہوئے تھے، لیکن بم دھماکوں کے بعد فوج کی کارروائی کے دوران پتہ چلا کہ وہ اپنے ویزے کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی قیام پذیر تھے، جس کے لئے ان پر جرمانے لگائے گئے اور انہیں ملک بدر کردیا گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر ہم نے ویزا اسسٹم پر نظر ثانی کی ہے اور مذہبی علماء اور مبلغوں کے لئے ویزا کے قوانین سخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم انہوں نے ملک بدر کیے گئے افراد کی قومیت کے بارے میں نہیں بتایا۔ لیکن پولس نے بتایا کہ بم دھماکوں کے بعد ملک سے نکالے گئے افراد میں زیادہ تر باشندے ہندوستان، بنگلہ دیش، مالدیپ اور پاکستان کے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں متعدد ایسے مذہبی ادارے ہیں، جو برسوں سے غیر ملکی مبلغوں کو مدعو کرتے رہے ہیں، ہمیں ان سے کوئی پریشانی نہیں ہوئی، لیکن اب خودکش بم دھماکوں کے بعد ہم ان پر زیادہ توجہ مرکوز کریں گے۔ مقامی باشندوں میں تعصب پھیلانے کے خطرے کے پیش نظر بیرونی علماء کے لئے ویزا پالیسی میں تبدیلیاں کی گئی ہیں، تاکہ گزشتہ ۲۱؍ اپریل کے خودکش حملے دوبارہ نہ ہو پائیں۔ واضح رہے کہ سری لنکا میں ۲۱؍ اپریل کو ایسٹر تہوار کے موقع پر تین چرچ اور تین لگژری ہوٹلوں پر خودکش حملے کے بعد سے ایمرجنسی نافذ ہے، اور ملک کی فوج اور پولیس کو وسیع اختیارات دیے گئے ہیں، جن کے تحت مشتبہ افراد کو طویل عرصے تک گرفتار کرکے تحویل میں رکھا جاسکتا ہے۔ فوج اور پولس کی کارروائی میں گھر گھر تلاشی لی جارہی ہے اور ملک بھر میں سرچ آپریشن چل رہا ہے اور دھماکہ خیز مواد اور پروپیگنڈہ مواد کی تلاش کی جارہی ہے۔ (ڈیلی مرر/ سچ کی آواز)

بزنس روزگار وغیرہ

بہار کے ساڑھے تین لاکھ کنٹریکٹ اساتذہ مستقل نہیں کئے جائیں گے

بہار کے تقریباً ساڑھے تین لاکھ کنٹریکٹ اساتذہ کو سپریم کورٹ سے جمعہ کو اس وقت بڑا دھچکا لگا، جب عدالت نے انہیں مستقل کرنے سے انکار کردیا۔ عدالت عظمی کے جسٹس ابھے منوہر سپرے اور اودے امیش للت کی بینچ نے پٹنہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے یہ حکم سنایا۔ پٹنہ ہائی کورٹ نے ۳۱؍ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو کنٹریکٹ اساتذہ سے متعلق معاملے کی سماعت کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو انہیں مستقل اساتذہ کی طرح تنخواہ دینے کا حکم دیا تھا۔ نتیش حکومت نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ بہار حکومت کی جانب سے خصوصی اجازت کی درخواست دائر کرکے کہا گیا تھا کہ کنٹریکٹ استاد پنچایتی راج اداروں کے اہلکار ہیں، ریاستی حکومت کے ملازم نہیں، اس صورت میں انہیں سرکاری اساتذہ کے برابر تنخواہیں نہیں دی جاسکتیں۔ (یو این آئی)

سپریم کورٹ نے ایس ایس سی ۲۰۱۷ء کے امتحان کے نتائج پر لگی روک ہٹائی

سپریم کورٹ نے اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) کی ۲۰۱۷ء کی جوائنٹ گریجویٹ لیول (سی جی ایل) کے امتحانات میں بیٹھے لاکھوں طلبہ کو راحت دیتے ہوئے نتائج پر لگی روک ہٹادی ہے، اس کے ساتھ ہی عدالت نے اسٹاف سلیکشن کمیشن کو سی جی ایل ۲۰۱۷ء کے امتحان کے نتیجے جاری کرنے کی ہدایت دی ہے، جسٹس ایس اے بوبڈے کی صدارت والی بنچ نے ۷؍ رکنی ایک کمیٹی کی بھی تشکیل کی، جس کی قیادت سپریم کورٹ کے سبکدوش جسٹس جی ایس سنگھوی کریں گے۔ کمیٹی نوکریوں اور تعلیمی اداروں میں داخلہ امتحان کو فل پروف بنانے کی تدبیر سجھائیگی۔ کمیٹی تین مہینوں کے اندر عدالت کو اپنی رپورٹ سونپے گی۔ غور طلب ہے کہ گزشتہ سال ۳۱؍ اگست کو سپریم کورٹ نے ایس ایس سی ۲۰۱۷ء کے امتحانات کے نتائج کے اعلان پر روک لگاتے ہوئے کہا تھا کہ ایسا لگتا ہے کہ پورا امتحان سسٹم داغدار ہے۔ دراصل، اس امتحان میں پیپر لیک ہونے کے الزام لگے تھے۔ بنچ کے ممبروں میں جسٹس ایس اے نذیر بھی شامل ہیں، کمیٹی کے دیگر ممبروں میں آئی ٹی کمپنی انفوسیس کے معاون بانی نندن نیلے کنی، مشہور کمپیوٹر سائنس داں وجے بھاٹکر، مشہور ریاضی داں آر ایل کرندیکر، سنجئے بھاردواج اور مرکز اور سی بی آئی کا ایک ایک نمائندہ شامل ہیں۔ کمیٹی کئی پہلوؤں کی تفتیش کرے گی، جن میں یہ بھی شامل ہے کہ ۲۰۱۷ء کے امتحانات کے پیپر لیک کی سی بی آئی کے ذریعے کی گئی جانچ کے مطابق کیا یہ نتیجہ نکالنا ممکن ہے کہ پورا امتحان سسٹم ہی داغدار رہا تھا اور اگر ایسا ہے تو اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی پہچان کیسے کی جائیگی۔ (دی وائر)

حج خدمت کے لئے لوگوں کو بھیجنے کے نام پر ہو رہی ہے جعلسازی

حج مشن ۲۰۱۹ء کے آغاز کے ساتھ ہی حج اور حج خدمات پر جانے کے خواہشمندوں کو ٹھگنے کے لئے دھوکے باز، جعلسازوں کے گروہ بھی سرگرم ہوگئے ہیں۔ جو بھولے بھالے، گاؤں دیہات کے اور ناخواندہ افراد کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، ہر سال ہی حج پر جانے اور حج کی خدمات پر جانے کے خواہشمندوں کو خادم الحجاج کے طور پر بھیجے جانے کے نام پر جعلسازی کے اکثر واقعات سننے کو ملتے ہیں، جو لوگوں کو ٹھگ کر ان سے پیسہ جمع کرکے بھاگ جاتے ہیں۔ تازہ واقع میں دہلی میں سرگرم ایک ایسے ہی جعلساز گروہ کا انکشاف ہوا ہے، جو 50 ہزار روپے میں حج خدمات پر بھیجنے کے نام پر لوگوں کو ٹھگنے کا کام کررہا ہے۔ اس کی جعلسازی کا شکار گجرات کے کئی افراد بن چکے ہیں۔ یہ جعلساز گروہ نیو فرینڈس کالونی میں سن رائز ڈائگنوسٹکس سینٹر B-4 بیس منٹ خضر آباد، نزدیک لائنس اسپتال نیو فرینڈس کالونی میں لوگوں کا میڈیکل کرارہا ہے۔ میڈیکل کے نام پر 5500 روپے اینٹھے جاتے ہیں، جبکہ 44 ہزار روپے بعد میں لینے کی بات کی جارہی ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ گروہ حج ۲۰۱۹ء کے حج فارم پر منظوری کی ''اپروڈ'' لکھی جعلی مہر لگاکر اس کو استعمال کررہا ہے۔ ساتھ ہی لوگوں کو جھانسا دینے کے لئے اس پر ''ٹرو کاپی'' لکھی ہوئی مہر بھی لگائی گئی ہے اور کسی کے جعلی سائن بھی کئے گئے ہیں، تاکہ لوگ آسانی سے ان کی ٹھگی کا شکار بن سکیں۔ اس جعلسازی کا انکشاف اسوقت ہوا جب کچھ افراد نے اس کی سچائی جاننے کے لئے حج پر بھیجنے والے سرکاری ادارے حج کمیٹی سے اس طرح خادم الحجاج کے لئے بھیجے جانے کے طریقے کے تعلق سے دریافت کیا، تو دہلی حج کمیٹی نے ایسے کسی بھی طرح کے حج خدمات پر بھیجے جانے کے طریقے سے انکار کرتے ہوئے اسے جعلسازی بتایا۔ (بحوالہ سچ کی آواز)

ہندوستان کی ترقی کی شرح رواں سال 7.5 فیصد رہے گی: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کے ایشیا پیسیفک اقتصادی وسماجی کمیشن (اقوام متحدہ-اسکیپ) نے رواں مالی سال میں ہندوستان کی ترقی کی شرح بڑھ کر 7.5 فیصد پر پہنچ جانے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ کمیشن کے یہاں جمعرات کو شائع ایشیا پیسیفک اقتصادی وسماجی سروے 2019 میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ ۳۱؍ مارچ کو ختم مالی سال 2018-19 میں ملک کی متوقع شرح ترقی 7.2 فیصد رہی ہے جس کے رواں مالی سال میں 7.5 فیصد پر پہنچ جانے کی امید ہے، مالی سال 2020-21 میں اس کے 7.6 فیصد رہنے کے امکان کا اظہار کیا گیا ہے۔ سروے میں ترقی کی شرح کے ساتھ ملک میں اوسط خوردہ مہنگائی کے بھی بڑھنے کا امکان ہے۔ اس سروے میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ مالی سال میں 3.3 فیصد پر رہنے والی مہنگائی کی شرح رواں مالی سال میں بڑھ کر 4.5 فیصد اور اگلے مالی سال میں 4.6 فیصد پر پہنچ جائے گی۔ سروے میں کہا گیا ہے کہ پورے ایشیا پیسیفک علاقے میں مجموعی طور پر اقتصادی منظرنامہ مستحکم اور مہنگائی کی شرح نسبتاً کم رہے گی، اقوام متحدہ-اسکیپ کے جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ناگیش کمار نے کہا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کی سات فیصد سے زیادہ کی شرح سے ترقی کرنے کی وجہ سے اس علاقے میں جنوبی ایشیا کی ترقی کی شرح سب سے زیادہ رہے گی۔ اس علاقے میں کام کرنے کی عمر والے لوگوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ کو دیکھتے ہوئے اچھے روزگار کی ضرورت ہے۔ (یو این آئی)

طب وسائنس

روزہ او رصحت

محمد عنصر عثمان

رمضان المبارک میں روزے کی عبادت اللہ پاک کو بے حد پسند ہے۔ روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کو مشک وعنبر سے بھی زیادہ محبوب ہے۔روزہ دار کے لیے اللہ کے ہاں انعامات واکرام کی کوئی حد نہیں۔ روزہ دار اس عبادت سے بہت زیاہ ثواب حاصل کرتا ہے۔روزہ بہت بڑی عبادت ہے۔اس کا ثواب اورروحانی برکات سے ہر مسلمان واقف ہے۔روزہ رکھنے سے ہمارے جسم میں کئی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جو پورا سال جان نہیں چھوڑتی ،ایک دن بھی دوا کے بغیر گزارنا مشکل ہوتا ہے ۔اور بہت سے مرض ایسے بھی ہمیں لاحق ہوتے ہیں جو کثیر المدت یا قلیل المدت اثرات چھوڑتے ہیں۔ جب رمضان المبارک آتا ہے اور ہم اس میں روزے رکھنا شروع کرتے ہیں تو ان بیماریوں میں 40 فیصد تک افاقہ ملتا ہے ۔ یہ صرف روزے کی برکت ہے۔ہم نے کئی ایک خطرناک مرض کا شکار مریضوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ پورے سال کی ترتیب بنائیں اور اس ترتیب پر ہر ماہ کچھ روزے رکھیں۔اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ سابقہ قضا روزے پورے ہوتے ہیں،دوسرا مریض کو روزہ رکھنے سے دوائیوں پر چلنے سے چھٹکارا مل جاتا ہے ۔اس چھوٹے سے عمل پر جس نے بھی دوام کے ساتھ روزے رکھے ہیں اس نے مرض پر قابو پایا ہے۔

بے وقت کے کھانے اور غذا میں لاپرواہی سے بھی ہم کئی ایک بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔اس لیے علماء کرام وطبی ماہرین کہتے ہیں کہ افطار وسحر میں سادہ خوراک لی جائے ۔مرغن ،چٹ پٹے اور تیز مسالاجات کا استعمال کم سے کم کیا جائے ۔ روزہ رکھنے سے ایک بہت بڑا طبی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری خوراک کم ہو جاتی ہے اور ہم زیادتی خوراک سے بچ کر اس سے پیدا ہونے والے امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔سائنس اس دور میں خوراک کی زیادتی کے نقصانات بتارہی ہے لیکن اللہ پاک نے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن پاک میں اس کی یوں تشریح فرمائی ہے:"وکلوا وشربوا انہ لایحب المسرفین"۔(الاعراف) روزہ دار جب اپنی خوراک میں اعتدال برتتا ہے تو اس کی صحت پر دیرپا اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔دیکھا گیا ہے کہ سارا سال بیماریوں سے پریشان رہنے والے افراد رمضان المبارک میں مکمل صحت مند نظر آتے ہیں۔اس لیے کہ روزہ کی برکت سے خوراک میں کمی واقع ہوتی ہے جس سے مرض میں کمی ہو جاتی ہے۔

جو لوگ بسیار خوری کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے سے جسمانی ساخت میں بہتری کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہم مسلمانوں پر روزے فرض کیے ہیں۔تاکہ گیارہ ماہ میں جو ہم نے زیادہ کھانے کی عادت بنالی ہوتی ہے اور اس بسیار خوری سے ہمارے جسم میں جن بیماریوں نے جگہ بنالی ہوتی ہے روزہ رکھنے سے ان کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزے کے طبی فوائد کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلیغ اشارہ فرمایا:"صوموا تصحوا"(مجمع الزوائد، کنزالاعمال) روزہ کے طبی فوائد کے ساتھ بے شمار روحانی اثرات بھی ہیں۔ جو روزہ دار کو حاصل ہوتے ہیں۔روزہ دار صبر وشکر کرتا ہے،جس سے اس کی طبیعت میں ٹھہراؤ آتا ہے ۔روزہ دار ذہنی انتشار، بدنی خلفشار سے بچا رہتا ہے۔روزہ کے ذریعے سے انسان کی نفسیاتی تربیت ہوتی ہے۔اور روزہ دار روحانی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔روزہ دار کو رمضان المبارک میں سب سے قیمتی دولت جو ملتی ہے وہ ہر کام میں راہ اعتدال کا اختیار کرنا ہے۔روزہ رکھنے سے ہماری صحت کے ساتھ روحانی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ آج دنیا اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ زیادتی خوردنوش سے صحت پر سخت قسم کے نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔روزہ دار رمضان اور روزہ کی برکت سے تمام مصائب وآلام سے چھٹکارا پالیتا ہے۔

حکیم محمد سعید شہیدؒ لکھتے ہیں کہ روزہ جسم میں پہلے سے موجود امراض کا علاج ہے ۔روزہ دار بیماریوں سے نجات پاتا ہے اور بیماریوں کے ممکنہ لاحق خطرات سے محفوظ رہتا ہے ۔ روزے کا ایک اور طبی فائدہ یہ ہے کہ قوت مدافعت میں بڑھوتری ہوتی ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہر شئی کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"۔(المجمع الکبائر) جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوجاتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے جسم تمام بیماریوں سے پاک ہوجاتا ہے۔اس کے علاوہ روزہ دار کذب، حسد، غیبت اور بغض جیسی باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کرتا ہے۔روزہ ہمیں صحت مند رکھتا ہے۔روحانی وجسمانی امراض کو دفع کرتا ہے۔ہم رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی وجہ سے ہی صحت حاصل کرتے ہیں اور طبیعت میں بشاشت اور فرحت محسوس کرتے ہیں۔روزہ رکھنے کی وجہ سے ہم روحانی وطبی امراض سے بچے رہتے ہیں۔روزہ جہاں اللہ پاک کی طرف سے بڑا ثواب ہے تو وہیں یہ صحت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ہمیں اللہ پاک سے توفیق مانگنی چاہیے کہ ہم پورے سال روزہ رکھ کر صحت مند رہیں۔

سحر و افطار میں مرغن غذاؤں سے پرہیز کیا جائے ، ماہرین صحت

ماہ رمضان کے آغاز کے ساتھ ہی ماہرین صحت نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ گرمی کی حدت کے پیش نظر سحری اور افطار میں مرغن غذاوؤں کے استعمال سے گریز کریں۔ ماہِ صیام یوں تو برکتوں کا مہینہ ہے لیکن اس ماہ میں اگر کھانے پینے میں احتیاط نہ برتی جائے تو نہ صرف بیماریاں جنم لیتی ہیں بلکہ روزے رکھنا بھی محال ہو جاتا ہے۔شہری علاقوں میں پکوڑے، سموسے، کچوریاں، جلیبیاں اور دیگر ایسی تلی ہوئی چیزوں کے علاوہ مرغن غذائیں افطار کے وقت دسترخوان پر نظر آتی ہیں تاہم ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ ایسی اشیاء کا استعمال صحت کے لیے مضر ہوسکتا ہے۔ ماہرین صحت نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ماہ رمضان میں ہلکی غذاوں کے استعمال کے ساتھ سحر وافطار میں پانی کے زیادہ استعمال پر توجہ دیں، رمضان کے موقع پر گرمی کی شدت میں اضافے کے پیش نظر پانی کم پینے کے باعث ڈی ہائیڈریشن کی شکایات سامنے آتی ہیں۔شدید گرمی اور حبس کی وجہ سے سحر وافطار میں مرغن غذاؤں سے پرہیز کیا جائے ،ڈاکٹر نے روزہ داروں کو پھل اور سبزیوں کے زیادہ استعمال کا مشورہ دیا ہے۔ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ رمضان کی فیض و برکات حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ صحت کا بھی خیال رکھا جائے ۔رمضان میں جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے، وہ پکوڑے، سموسے، کچوریاں اور تلی ہوئی اشیاء، مرغن غذائیں جیسے بریانی، کڑاہی گوشت وغیرہ، کمرشل مشروبات استعمال نہ کریں یہ زیادہ پیاس لگاتے ہیں، بیکری کی بنی تمام چیزوں سے احتیاط کریں، بازاری کھانے بالکل نہ کھائیں، زیادہ مصالحے استعمال نہ کریں، گھی اور آئل کا استعمال کم سے کم کریں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ رمضان المبارک میں ریشے دار غذائیں مثلاً چھلکے والی دالیں، سبزیاں، چنے استعمال کریں، جو دیرپا توانائی فراہم کرتیں ہیں، افطار میں سادہ پانی پیئیں، میٹھی اشیاء بالخصوص سافٹ ڈرنکس سے پرہیز کریں اور جتنا ہوسکے تلی ہوئی اشیاء سے گریز کریں، رمضان میں ہلکی ورزش سستی اور کاہلی کو دور بھگاتی ہے۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیری ندوی

ماسٹر زاہد حسین صاحب کی رحلت

نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جارہی ہے کہ امارت شرعیہ کے نائب نقیب اور ضلع سہرسہ کے موضع مجھول کے سرکردہ شخصیت جناب ماسٹر زاہد حسین صاحب کی رحلت ہوگئی، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ان کی عمر ۷۰؍سال کی قریب تھی، ماسٹر صاحب مرحوم ایک دیندار اور متبع سنت انسان تھے،علماء دین اور اکابر امارت شرعیہ سے غیر معمولی عقیدت مندانہ تعلق رکھتے تھے،امارت شرعیہ کے مبلغ مولانا سعود اللہ رحمانی کا جب اس علاقہ میں دعوتی وتبلیغی سفر ہوتا تو مرحوم تن من دھن سے ان کی معاونت کرتے ،وہ بڑے مخلص اور نرم خو آدمی تھے،اور اپنی انہیں خصوصیات کی وجہ سے ہر طبقہ میں عزت واحترام سے دیکھے جاتے ہیں،ان کے انتقال پر امارت شرعیہ کے ذمہ دار وکارکنان نے دلی صدمے کا اظہار کیا۔اور دعاء مغفرت کی نیز ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ قارئین سے بھی دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔

چینی ایسا میٹھا زہر ہے، جو انسان کو کھوکھلا کر دیتا ہے

اسٹوڈنٹ آکسیجن موومنٹ کے کنو ینز ونود سنگھ نے کہا کہ چینی ایسی زہریلی خوراک ہے جو ہمارے جسم کو دھیرے دھیرے کھوکھلا بناتی جاتی ہے، اور ہمیں عمر سے پہلے بوڑھا بنا دیتی ہے، چینی سے صرف ہمارا جسم ہی نہین بلکہ ہمارا ماحولیات بھی بری طرح سے متاثر ہوتا ہے، اسے بناتے وقت فیکٹری سے جو دھواں نکلتا ہے وہ اتنا زہریلا ہوتا ہے کہ ہمارے پھیپھڑوں کو فی الفور نقصان پہنچاتا ہے۔(ہمارا سماج ۶؍مئی ۲۰۱۹ء)

چیف جسٹس کو کلین چٹ

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس رنجن گوگوی کے خلاف جنسی ہراسانی کے الزام کی جانچ کر رہی ان ہاؤس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں انہیں کلین چٹ دیدی ہے، سپریم کورٹ کے سکریٹری جنرل نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ جسٹس ایس اے بوبڑے کی صدارت والی سہ رکنی ان ہاؤس کمیٹی نے سینئرٹی کے اعتبار سے اپنے بعد دوسرے سینئر جج کو (پانچ مئی) کو رپورٹ پیش کردی کمیٹی میں دو خاتون جج، جسٹس اندرا بنرجی اور جسٹس اندو ملہوترا شامل رہیں، پریس ریلیز کے مطابق کمیٹی کو سپریم کورٹ کی سابق ملازمہ اور شکایت کنندہ کے الزامات میں کوئی صداقت نظر نہیں آئی۔(عوامی نیوز ۷؍مئی ۲۰۱۹ء)

مودی نے معیشت کو خراب حالت میں چھوڑ دیا: منموہن سنگھ

ہندوستان کے سابق وزیر اعظم منموہن سنگھ نے کہا کہ مودی سرکار کو اقتدار سے باہر کا راستہ دیکھانا ضروری ہے، کیونکہ ان کا پانچ سالہ دور اقتدار ملک کے لئے انتہائی تباہ کن رہا ہے، انہوں نے کہا کہ لوگوں نے انہیں اقتدار سے باہر کرنے کا من بنا لیا ہے، کیونکہ موجودہ حکومت سب کی ترقی میں یقین نہیں کرتی ہے، اور یہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کرکے حکومت میں بنے رہنا چاہتی ہے،نوٹ بندی کو آزاد ہندوستان کا سب سے بڑ دھوکہ بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے معیشت تباہ ہوئی ہے، واضح رہے کہ اس سے قبل کانگریس صدر راہل گاندھی بھی بی جے پی حکومت پر تاجر گھرانوں کو فائدہ پہنچانے کا الزام لگاتے رہے ہیں۔(عوامی نیوز ۶؍مئی ۲۰۱۹ء)

مفت کینسر سیوا سدن

پارس ایچ ایم آر آئی اسپتال راجا بازار پٹنہ نے پارس کینسر سنٹر مین علاج کرانے آنے والے مریضوں کو اوران کے ایک تیماردار کے ٹھہرنے کے لئے مفت رہائش کا انتظام اپنے احاطہ میں کیا ہے، اس کا نام کینسر سیوا سدن رکھا گیا ہے، اس کا افتتاح پارس ہلتھ کیئر کے مینجنگ ڈائرکٹر (ایم۔ڈی) ڈاکٹر ڈی ناگر نے کیا۔ ابھی اسے ڈارمیٹری کے طور پر کھولا گیا ہے، جس میں ۲۰؍بیڈ لگے ہیں، جس میں خاتون اور مرد دونوں رہ سکتے ہیں، خواتین کے لئے الگ سے انتظام کیا گیا ہے، اس میں بنگر بیڈ کی سہولت ہے جس میں ایک بیڈ نیچے اور دوسرا اس کے ٹھیک اوپر رہتا ہے، مریض نیچے والے بیڈ پر رہیں گے جب کہ تیماردار اوپر والے بیٹ پر سوئیں گے، کینسر سیوا سدن مریضوں کے مالی بوجھ کو کم کرنے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے، جہاں رعایتی شرح پر کھانا فی پلیٹ ۲۰؍روپے میں ملے گا اور کپڑا دھونے کا بھی نظم کیا گیا ہے۔(تاثیر ۶؍مئی ۲۰۱۹ء)

بقیات

بقیہ رمضان المبارک کاپیغام امت مسلمہ کے نام......... ایک حدیث میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا: قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو، کیوں کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلئے شفیع (سفارشی) بن کرآئے گا۔(الصحیح لمسلم)

اس لیے اس مہینہ میں تلاوت کلام پاک کاخصوصی اہتمام کرنا چاہئے، تراویح اور تہجد میں قرآن سننے اورسنانے کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی تلاوت کا معمول بنانا چاہئے۔اسلاف کا عمل ہمیشہ سے رمضان کے مہینہ میں کئی کئی قرآن ختم کرنے کا رہا ہے۔تراویح کی نماز کا بھی خصوصی اہتمام ہونا چاہئے، اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تراویح کی نماز پورے مہینے ادا کی جائے،رمضان کا چاند دیکھ کرتراویح شروع ہوتی ہےاورعید کا چاند دکھنے پر ہی مکمل ہوتی ہے،بعض لوگ اس غلط فہمی میں رہتے ہیں کہ تین دن، ہفتے دن یا دس دنوں میں قرآن مکمل ہونے کے بعد تراویح کی سنت ادا ہوگئی اوراب بقیہ دنوں تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ غلط خیال ہے، یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ تراویح میں قرآن مکمل سننا الگ چیز ہےاورتراویح پورے مہینہ ادا کرنا الگ سنت ہے،اس لیے اگرچہ تین دن، ہفتہ یا عشرہ میں قرآن مکمل ہو گیا،مگر پورے مہینے تراویح ادا کرنا سنت ہے،تراویح میں ایک اور چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ٹھہرٹھہر کراس کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرے؛ تاکہ مقتدی صاف سن سکیں کہ کیا پڑھا جا رہا ہے۔تراویح کے علاوہ دیگر نوافل، تہجد وغیرہ کا اہتمام بھی ہونا چاہئے،اس لیے کہ اس مہینے میں نفل نمازوں کا ثواب فرض نماز کے برابر ہوجاتا ہےاورایک فرض کاثواب ستر فرائض کے برابر ہوتا ہے۔(صحیح ابن خزیمہ)

اس ماہ کوحاجت روائی اورغم خواری کا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے،ضرورت مندوں کی مدد،غریبوں اور مجبوروں کی غم خواری کرنے کی بڑی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان میں جوشخص اپنے اہل وعیال پر روزی کوکشادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ سال بھراس کے رزق میں برکت عطا فرمائیں گے، جواس مہینہ میں اپنے خادموں اور ملازموں کے کاموں کا بوجھ کم کردے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کردیں گے۔روزہ داروں کوافطار کرانے کی بھی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، اس لیے اس کا بھی اہتمام ہونا چاہئے؛ لیکن افطار کرانے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ نام ونمود کے لیے اور سیاسی نمائش کے لیے نہ ہو؛ بلکہ رضائے الٰہی کے لیے ہو، اور اس میں روزے داروں کو بلا کر افطار کرایا جائے، خاص طور پر ایسے روزے داروں کو جوضرورت مند ہیں اور افطار کے اسباب انہیں میسر نہیں ہیں، ایسے لوگوں کوافطار کرانے میں زیادہ ثواب ہے، ایسی دعوتوں پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے،جس میں امیروں کا استقبال کیا جائے اورغریبوں کے لیے دروازے بند کردئے جائیں۔(صحیح البخاری)

روزہ داروں کوافطار کرانے کے علاوہ دیگر خیر کے راستوں میں بھی خرچ کرنا چاہئے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا بھی بڑا ثواب ہے، جن لوگوں پر زکواۃ فرض ہے، وہ اپنے مال کا حساب کر کے زکواۃ نکالیں اورضرورت مندوں تک پہونچائیں، عام سائلین کو بھی محروم نہ کریں، مدارس اسلامیہ، یتیم خانوں اور دینی اداروں کی مدد بھی کریں، اپنے غریب رشتے داروں، دوستوں اور پڑوسیوں کا خاص خیال رکھیں، ایسے لوگوں کو ڈھونڈھ کر مدد کریں؛ جو واقعتاً ضرورت مند ہیں،مگر شرم کی وجہ سے کسی کے سامنے زبان نہیں کھولتے اور نہ اللہ کے علاوہ کسی اور کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے اوران کی مدد کرنے کی بڑی فضیلت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔اگر رشتہ داروں میں کوئی غریب ہواورزکوٰۃ وصدقہ کے نام پراس کو لینے میں شرم اور جھجھک محسوس ہونے کا اندیشہ ہوتو ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کہہ کر نہ دے اور دل میں زکوٰۃ کی نیت کرلے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔یوں تو نصاب کے بقدر مال پر جس دن سال پورا ہوجائے زکوٰۃ تبھی فرض ہے؛ لیکن رمضان کے مہینے میں زکوٰۃ ادا کرنے کا معمول بہت سے لوگوں کا رہتا ہےاور بہتر بھی ہے، اس لیے کہ جس طرح دیگر عبادتوں کا ثواب رمضان میں بڑھتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ کے ثواب میں بھی عام دنوں میں ادا کرنے کے مقابلہ میں اضافہ ہوگا۔ جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، ان کو بھی چاہئے کہ اپنے مال کا کچھ حصہ ضرورت مندوں کی مدد میں خرچ کریں اور آخرت کے خزانے میں جمع کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ صدقہ کرنے کا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں رمضان کے مہینہ میں مال ٹھہرتا ہی نہیں تھا، ادھر آتا اورادھر آپ اسے صدقہ کردیتے تھے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد)

یوں تو رمضان کا پورا مہینہ ہی خصوصی خیر وبرکت کا حامل ہے؛ لیکن اس کے آخری عشرے کی فضیلت بہت ہی زیادہ ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عشرے کوجہنم سے نجات کا عشرہ قرار دیا ہے۔(صحیح ابن خزیمۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اعتکاف بھی بہت ہی اہم عبادت ہے، اعتکاف کا مطلب ہے اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں قیام کرنا، ہر محلّہ کی مسجد میں کچھ لوگوں کواعتکاف ضرور کرنا چاہئے، اگر پورے محلّہ میں کوئی شخص بھی اعتکاف نہیں کرے گا تو بستی کے سب لوگ اعتکاف کو ترک کرنے کے مرتکب ہوں گے۔اسی عشرہ میں ایک عظیم الشان رات ہے، اس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے۔

قرآن میں ہے: ﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (سورۃ القدر: ۱-۵) ”بے شک ہم نے قرآن کوشب قدر میں اتارا ہےاورآپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اورروح القدس (جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہرامر خیر کو لے کراترتے ہیں، سراپا سلام وامان ہے، وہ رات طلوع فجر (یعنی صبح صادق) تک رہتی ہے“۔

حدیث میں آیا ہے کہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات شب قدر ہے، اس رات میں عبادت کی بڑی فضیلت ہے، اس لیے اس کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے، اگرآخری عشرے میں اعتکاف کرے گا تو شب قدر کی عبادت کے اہتمام کا موقع زیادہ میسر آئے گا۔اس رات میں کثرت سے نماز وتلاوت اورذکرواذکار کے علاوہ توبہ واستغفار کا اہتمام کرے، گناہوں پر ندامت کے ساتھ اللہ سے معافی اور مغفرت کا طلب گار ہواورخوب دعائیں کرے؛ کیوں کہ وہ رات دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔

رمضان المبارک کی مناسبت سے علماء کرام اورائمہ مساجد سے یہ بات بھی کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے علاقہ اور اپنے حلقہ میں جمعہ وعیدین کے خطبہ میں شریعت اسلامی کی اہمیت اور مسلم پرسنل لا سے متعلق مسائل وضروریات عوام کے سامنے بیان کریں، اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ دلائیں، معاشرہ میں پھیل رہی برائیوں سے خبر دار کریں، تاکہ ہمارا معاشرہ صالح اسلامی معاشرہ بن سکے۔دوسری بات یہ ہے کہ کلمہ واحدہ کی بنیاد پر امت کومتحد ومنظّم رہنے کی مسلسل جد وجہد کرتے رہیں کیونکہ اسلام کے نظام عبادت کی روح وحدت واجتماعیت ہے۔پانچ وقت کی نماز باجماعت، جمعہ وعیدین، میدان عرفات میں سارے عالم کے مسلمانوں کا اجتماع اور پوری دنیا میں ایک ہی ماہ رمضان میں روزوں کا حکم یہ اتحاد امت کا عظیم پیغام ہے تاکہ مسلمان مختلف حصوں میں تقسیم ہونے کے بجائے ایک امت اورایک جماعت بن کر ”کونوا عباد اللّٰہ إخوانا“ کے مصداق بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کواس ماہ مبارک کی رحمتوں اور برکتوں سے فیضیاب فرمائے، ہماری لغزشوں اورکوتاہیوں کومعاف کرے اوراپنی مرضیات سے نوازے۔(آمین)

مولانا منت اللہ رحمانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

ایف سی آئی روڈ، پھلواری شریف، پٹنہ۔801505

E-mail:mmrmiti@gmail.com, Website - www.mmrmti.in

رابطہ نمبر: 0612-2555257, 9431281921

اعلان برائے تقرری اساتذہ

امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر ٹرسٹ کے ماتحت چلنے والے مولانا منت اللہ رحمانی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کو الیکٹریشین، فٹر، الیکٹرونکس، میکانک، میکینکل ریفریجریشن اینڈ ایرکنڈیشننگ، ڈرافٹس مین سول، پلمبر اور انجینئرنگ ڈرائینگ ٹریڈ میں انسٹرکٹر/ اساتذہ کی ضرورت ہےاوراہل امیدواروں سے ان عہدوں پر بحالی کے لیے دخواستیں مطلوب ہیں۔

ضروری اہلیت:

۱۔ڈپلوما (تین سالہ کورس الیکٹریکل/سول/ میکانیکل میں)

۲۔آئی ٹی آئی مع سی آئی ٹی ایس (مذکورہ بالاٹریڈس میں)

۳۔بی ٹیک (الیکٹریکل/ میکانیکل میں)

اس کے علاوہ امیدواروں کے لیے مذکورہ بالاٹریڈس میں تدریس کا تجربہ، افہام وتفہیم کی اچھی صلاحیت، تنظیمی رویہ کی پابندی اورنیشنل کاؤنسل فاروکیشنل ٹریننگ (این سی وی ٹی) اورڈائرکٹر جنرل امپلائمنٹ ٹریننگ (ڈی جی ای ٹی) گورنمنٹ آف انڈیا کے سبھی ضابطوں اورشرائط کو پورا کرنا ضروری ہے۔

خواہش مند امیدوار اپنا بایو ڈاٹا، متعلقہ دستاویزات کے ساتھ براہ راست انسٹی ٹیوٹ کے آفس میں جمع کریں یا رجسٹری پوسٹ سے ۱۵؍مئی ۲۰۱۹ء تک بھیج دیں۔

سہیل احمد ندوی (کارگذار سکریٹری جنرل امارت شرعیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر ٹرسٹ)

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگراس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تواس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اورمنی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کردرج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔مزید مفید دینی معلومات اورامارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ imaratshariah@ کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

اعـــلان مفقـــود الخبـــری

● معاملہ نمبر ۲۸/۶۴۵/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بہار شریف نالندہ) نسرین خاتون بنت محمد اسلام شاہ مقام کھیرا چمن ڈاکخانہ گرو ضلع نالندہ۔فریق اول۔ بنام۔رنکو عالم ولد محمد مصطفیٰ مقام کوری سرائے ٹلہ ڈاکخانہ بیلا ضلع گیا۔فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ ۷؍سال سے غائب ولاپتہ ہونے اورنان ونفقہ ودیگر حقوق ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دارالقضاء بہار شریف نالندہ میں کیا ہے۔لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں نیز مورخہ ۲۲؍شوال ۴۰ھ مطابق ۲۶؍جون ۲۰۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت حاضر ہوکر رفع الزام کریں، حاضری کا وقت ۹؍بجے دن ہے، واضح رہے کہ حاضر نہیں ہونے یا کوئی پیروی نہیں کرنے کی صورت میں معاملہ تصفیہ کیا جاسکتا ہے، فقط۔قاضی شریعت

سوشل میڈیا کا بے جا استعمال

مولانا نثار احمد حصیر قاسمی

موجودہ تیز رفتار سائنسی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی نے بے شمار جدید آلات کو جنم دیا اور حیران کن مشینریز کو معرض وجود میں لایا ہے، جن کا تعلق انسانی زندگی کے کسی ایک شعبہ سے نہیں بلکہ ہر شعبہ اور ہر میدان سے ہے۔ ایسے ہی آلات میں سے ایک سماجی رابطے کے وسائل ہیں۔ انٹرنیٹ اور اس پر موجود سائٹ ہر میدان کے اندر حیران کن خدمات پیش کررہے ہیں۔ یہ وسائل انسان کو جوڑنے اور مربوط کرنے میں اہم رول ادا کررہے ہیں اور معلومات کے خزانے پیش کررہے ہیں۔ ہر چھوٹے بڑے آج اس سے استفادہ کررہے ہیں اور اس میں منہمک نظر آتے ہیں۔ ہر طرح کے لوگوں کی دلچسپی کا سامان یہاں موجود ہے، اس کا استعمال بڑے اور چھوٹے ہر کوئی کررہے ہیں بلکہ چھوٹے زیادہ کررہے ہیں یہاں تک کہ بے شعور نادان بچے جو ابھی شیر خواری کے مرحلے میں ہوتے ہیں وہ بھی نہ صرف اسے استعمال کررہے بلکہ اس میں انہماک رکھتے اور اس سے جڑے رہتے ہیں۔ اس کی الفت ومحبت میں چھوٹے بڑے، بوڑھے جوان، عورت مرد، امیر وغریب، عالم وجاہل، لیڈر وعوام میں فرق نہیں، ہر کوئی اپنی اپنی دلچسپی کے مطابق اسے استعمال کررہا ہے۔ یہ وسائل آج ساری دنیا میں پھیل گئے ہیں۔

اس نے جغرافیائی سرحدوں کو توڑ دیا اور ساری دنیا کو ایک بستی میں تبدیل کردیا ہے کہ ہفتوں میں نہیں بلکہ سکنڈوں میں لوگ مشرق ومغرب سے رابطہ کرلیتے اور اپنی بات دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچادیتے ہیں۔ اس میں ہر دن ترقی بھی ہورہی ہے، اور اس میدان میں سرگرم عمل ہزارہا سائٹس ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کررہے اور بہتر سے بہتر خدمات پیش کرنے کی سعی کررہے ہیں تاکہ دوسروں کی بنسبت انہیں زیادہ شہرت حاصل ہو اور انہیں استعمال کرنے والوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو۔ ان وسائل کے مثبت پہلو بھی ہیں اور منفی بھی۔ اس سے جہاں علم ومعرفت کے دروازے کھلے اور معلومات کا حصول آسان ہوا ہے، اسی طرح اس نے عریانیت وبے حیائی کا دروازہ بھی کھولا اور اباحت پسندی کو ہوا دیا ہے۔ آج بدکاریوں، جرائم اور اس جیسی منفی باتوں میں جو بے تحاشہ اضافہ ہوا ہے، اسی کی مرہون منت ہے۔ دوسری طرف اہل علم اس کے ذریعہ بحث وتحقیق کے میدان میں بھرپور استفادہ کررہے ہیں۔ آج دنیا کے سارے کاروبار اسی سے جڑے ہوئے ہیں، دنیا کے سارے نظام کا انحصار اسی پر ہے۔

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اپنے معصوم بچوں اور نوجوانوں کو اس کے مفید ومضر اثرات سے آگاہ کریں۔ ان کی صحیح تربیت کریں، انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ وروشناس کریں۔ صحیح تربیت اور متوازن رہنمائی کے اصول کا بنیادی مقصد انسان کو نیک وصالح بنانا اور ایسا مثالی فرد بشر تیار کرنا ہے جو اپنے پیغام اور مقصدِ تخلیق کو پورے طور پر روبعمل لاسکے۔ اسے اپنے نفس پر مکمل کنٹرول حاصل ہو اور وہ اپنے تصرفات اور نقل وحرکت کو صحیح راستے پر گامزن رکھے۔ وہ اخلاقی اقدار کا احترام کرے اور دوسروں کے لئے اسوہ ونمونہ بنے۔ وہ جس مقصد کے لئے جی رہا ہے، یا اس کی زندگی کا جو مقصد ہے وہ اس کی سچی تصویر ہو، اس کے اعمال اور حرکات اسی مقصد کی روشنی میں ہوں، ہمارے اسلاف اور صحابہ کرام کا اسوہ ہمارے سامنے ہے۔ زلیخا نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے دامنِ فریب میں پھانسنا چاہا، اور سارے دروازے بند کرکے انہیں دعوت گناہ دی تو وہ اپنے مقصد سے نہیں ہٹے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی عکاسی یوں کی ہے: اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے بہلانا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کرکے کہنے لگی: لو آجاؤ، یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ، وہ میرا رب ہے اس نے مجھے بہت اچھی طرح رکھا ہے، بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔

اس عورت نے یوسف کا ارادہ کیا اور یوسف نے بھی ارادہ کیا اگر اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے (تو گناہ میں مبتلا ہوسکتے تھے) (یوسف 24,23)۔ وہ انسان تھے مگر خوف الٰہی غالب تھا اس لئے انہوں نے نفس کو قابو میں رکھا۔ نفس پر جسے کنٹرول حاصل ہوتا ہے وہ دوسروں کے دامنِ فریب میں مبتلا نہیں ہوتا، وہ دنیوی لالچوں میں نہیں پڑتا، نہ مال ودولت اس کے قدم میں ارتعاش پیدا کرتا ہے نہ بھری جوانی رکھنے والی دوشیزاوں کا حسن وجمال اور دنیا کی رعنائیاں اس کے عزم وثبات کو متزلزل کرتی ہیں۔ ہمارے دشمنان اسلام کے پاس بہت سے سامان ہیں جسے وہ تیار کرتے اور ہمارے کمزور نفس مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے اور ہمارے ملکوں میں اکسپورٹ کرتے ہیں، جس کا مقصد ہمارے اخلاق کو سلب کرنا، ہمارے اقدار کو تباہ کرنا، ہمارے ایمان پر ڈاکے ڈالنا، ہماری روح کو برباد کرنا اور ہمارے ایمانی وجود کو بے جان کرکے تڑپتی لاشوں میں تبدیل کرنا، ہمارے تشخص پر سیاہی پوتنا، اپنے اصل سرمائے سے تہی دست کرنا، اور پوری امت مسلمہ کو ذلت خواری میں مبتلا کرنا، ہمارے نوجوانوں کو مدہوش ومخمور کرنا، ہمارے بچوں کو لہوولعب، بے حیائی، بے راہ روی کا خوگر بناکر تعلیم اور تحقیق وجستجو سے دور کرنا اور غفلت میں پڑے رہنے کا عادی بنانا، ہماری دینی غیرت وحمیت پر پانی پھیرنا، ہمارے عقیدے کو بگاڑنا اور نونہالانِ اسلام کو اپنے سانچے میں ڈھالنا ہے۔

وہ اپنے اس مقصد میں صد فیصد کامیاب ہیں۔ ہم اپنے ملک اپنے شہر اور اپنی گلی کوچوں میں اس کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ ہمارے نوجوان بچے بچیاں دشمنان اسلام کی نقالی نہ صرف کررہے بلکہ اس پر فخر کررہے ہیں۔ وہ زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ہمارے نوجوان تعلیم وثقافت اور دین وایمان سے رشتہ توڑ کر آوارگی میں مبتلا ہورہے ہیں، ان میں بے راہ روی عادتِ ثانیہ بن گئی ہے، ان کے اندر سے باہمی میل جول رشتہ داروں اور عزیزوں سے ملنا جلنا بند ہوگیا، صلہ رحمی کا فقدان ہوچکا ہے۔ کوئی اپنے عزیز واقارب سے اب ملنا پسند نہیں کرتا، کہ جو بھی فرصت کا وقت میسر آتا اسے انہی وسائل کے استعمال میں صرف کرتا اور اسی میں مگن رہتا ہے۔ بہت سے نوجوان تو ایسے ہیں کہ ان میں حرام کے اندر بے باکی وجرات پیدا ہوگئی ہے اور وہ کھلے عام محرماتِ شرعیہ کے ارتکاب میں کوئی عار وحجاب محسوس نہیں کرتے۔

وہ دینداروں اور شرعی حدود کی پاسداری کرنے والوں کا مذاق اڑاتے، شرعی قوانین اور اسلامی تعلیمات پر آوازیں کستے اور بہت سے فرائض ومحرمات کا انکار کرکے یا اسے اپنے لئے جائز سمجھ کر کفر تک کا ارتکاب کررہے ہیں۔ اپنے دین وایمان کو بیچ کر غیر مسلموں سے معاشقہ کرتے، ان سے شادی کرتے اور اسے اپنے لئے مباح وحلال سمجھتے اور اسلامی تعلیمات کو فرسودہ گردانتے ہیں۔ اعداءِ اسلام کی یلغار ہمارے کسی ایک شعبہ زندگی اور کسی ایک میدان میں نہیں بلکہ ہر میدان میں ہے۔ عقیدہ وتعلیم سے لے کر سیاست ومعیشت سب ان کی یلغار کا شکار ہے اور ہم اسے خوشی خوشی گلے لگا رہے اور اس پر شاداں وفرحاں ہیں۔

آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے، اور پوری امتِ مسلمہ کا اولین فریضہ ہے کہ وہ گلے میں پڑے اس غلامی کے طوق کو اتار پھینکیں، اپنے ہاتھ وپاؤں کی بیڑیوں کو کاٹیں اور اس سے خود بھی آزادی حاصل کریں اور اپنے بچوں اور دیگر مسلمان بچوں کو بھی اس سے آزادی دلائیں۔ ہمارا دین ومذہب ایک آفاقی مذہب ہے۔ اس کی تعلیمات انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ اور موڑ نہیں جہاں اسلامی تعلیمات موجود نہ ہوں۔ ہمارا مذہب تعلیمات اور آداب واقدار سے زرخیز ہے۔ ان تعلیمات اور آداب واخلاق کے سہارے ہم بلندی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس کے ذریعہ ہم علوم وفنون میں بھی بلندی حاصل کرسکتے اور دنیوی سارے میدانوں میں بھی، ہمیں انہی اسلامی تعلیمات کے ذریعہ کمال حاصل ہوسکتا اور اسی کے ذریعہ ہمیں اس دنیا میں بھی سرخروئی حاصل ہوسکتی ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور یہ کہ یہ دین ہی میرا راستہ ہے جو بالکل سیدھا ہے، تو اسی راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو، کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گے۔“ (الانعام 153)۔

مسلمانوں کے اخلاق قرآن ہونے چاہئے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: کان خلقہ القرآن۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سراپا قرآن تھے۔ مسلمانوں کا سلوک، طرز زندگی، طریقہ کار اور انداز تعامل اسلام ہونا چاہئے جس میں اسلام کی عکاسی ہوتی ہو، ان کی شریعت اور ان کے احکام اللہ کی کتاب ہونی چاہئے جسے ہم اپنی پوری زندگی میں فافذ کریں، ہماری زندگی دشمنان اسلام اور تمام غیر قوموں ومذہبوں کی زندگیوں سے ممتاز ہونی چاہئے، ہمارے ظاہر وباطن پر اسلام کی علامتیں، تقویٰ کی نشانیاں، مسلمانوں کے صفات ظاہر ونمایاں ہونے چاہئے۔

ہم قرآن اور قرآنی آداب وتعلیمات پر فخر کرنیوالے ہوں، ہمارا نمونہ واسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے چاہئیں جنہوں نے علم کی روشنی پھیلانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی، اور ساری دنیا کو علم ومعرفت کے نور سے منور کیا یہاں تک کہ ساری تہذیبیں اسلام کی دست نگر ہوگئیں۔ انہوں نے آداب واخلاق تہذیب وثقافت علم وہنر، تحقیق وجستجو کا گُر اسلام سے اپنایا اور اس میں لگے رہے، اور آج ہم اس سے دستکش ہوکر ذلیل وخوار ہوگئے ہیں۔ ہم اسلامی تعلیمات اور اسکے اخلاق وآداب سے اگر مسلح ہوں گے تو ہم ہر طرح کے منفی طرز زندگی، اور اسلامی اقدار اور اس کی تعلیمات کے منافی باتوں کا مقابلہ کرسکیں گے، ورنہ ہم انکے لائے ہوئے سیل رواں میں بہہ جائیں گے اور ہمارا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ ہم اگر علم کی دولت سے آراستہ، قرآنی تعلیمات سے آشنا اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کرنیوالے ہوں گے تو ہم قوم وسماج اور ملک وملت کے لئے مفید وکارآمد اور فعال عنصر ہوں گے، مسلمانوں کی اصل شخصیت اگر محفوظ رہتی ہے، اس کا روحانی وفکری منبع وسر چشمہ صاف رہتا اور غلاظتوں سے آلودہ وگدلا نہیں ہوتا، ہم اگر اپنی زندگی میں دین حنیف کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں، اس کے اونچے اقدار واخلاق کو تھامے رہتے اور امت مسلمہ کے وجود میں اس کو راسخ کرتے ہیں تو اس امت مسلمہ کا وہ تشخص باقی رہے گا، اور وہ مقصد برآئے گا جس کیلئے اس امت کو لایا گیا ہے، پھر یہ امت خیر امت ثابت ہونے میں کامیاب ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔“ (آل عمران 110)۔

اس طرح ہم اپنے سماج کو ترقی کی راہ پر گامزن کرسکتے، لوگوں کو تعمیر، سچائی اور ترقی وخوشحالی کی دعوت دے سکتے ہیں، جس کے بعد اس دنیا میں ہم الفت ومحبت، بھائی چارگی، میل ملاپ اور ہم آہنگی کے ساتھ جی سکتے اور جینے کا سلیقہ دوسروں کو سکھا سکتے ہیں مگر اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم کتاب وسنت کو اپنا مشعل راہ بنائیں، اس کی تعلیمات کو اپنائیں، اس کے احکام اور اس کی شریعت کی اتباع وپیروی کریں، کیونکہ جو شخص اپنے آپ کو طاعت کی چادر سے ڈھک لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے محفوظ قلعہ میں پناہ گزیں وفروکش ہوجاتا اور اس کی ایسی روشنی واُجالے میں داخل ہوجاتا ہے جس میں داخل ہونے والا ہر کوئی مامون ومحفوظ ہوجاتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین اور ہر فردِ مسلم جن پر چھوٹوں کی تربیت ونگرانی کی ذمہ داری ہے وہ ان جدید آلات کے مفاسد سے اپنے ماتحتوں کو آگاہ کریں، اس پر عقابی نگاہ رکھیں اور انہیں اسلام کی تعلیمات اور دینی معلومات سے آراستہ کریں کہ یہی انہیں راہ سے بھٹکنے اور دوسروں کے دامِ فریب میں پھنسنے سے روکنے والی چیز ہے۔

Volume:57/67,Issue:19 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

ترقیوں کی دوڑ میں اسی کا زور چل گیا
بنا کے اپنا راستہ جو بھیڑ سے نکل گیا
(نامعلوم)

اھل خیر حضرات کے نام حضرت امیر شریعت مدظلہ کا مکتوب گرامی

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ امارت شرعیہ، بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ مسلمانوں کی ایک باوقار دینی وشرعی تنظیم ہے جس کے ذریعہ ملت کی وحدت واجتماعیت، مسلم معاشرہ کی اصلاح، مذہبی وآئینی حقوق کی حفاظت، تعلیم کی اشاعت ،دینی وملی شعائر کی بقا اور خدمت خلق جیسے امور انجام پا رہے ہیں خصوصا ہندستان میں مسلم پرسنل لا کے تحفظ، مساجد ومقابر کی حفاظت وصیانت اور اس جمہوری ملک میں مسلمانوں کو ایک بیدار ملت اور باوقار قوم کی حیثیت سے زندہ رکھنے جیسے میدانوں میں جس جرأت وہمت کے ساتھ کامیاب رہنمائی کرتی رہی ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ امارت شرعیہ کے شعبوں میں ایک شعبہ بیت المال ہے جو پورے نظام امارت کے لئے دل کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے ذریعہ تمام شعبوں کے اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ اسی سے یتیموں، بیواؤں، معلمین، غریب طلبہ اور نادار لڑکیوں کی شادی میں امداد اور دوسرے ضرورت مندوں کی حاجت روائی ہوتی ہے، فرقہ وارانہ فسادات، قدرتی حادثات وآفات اور سیلاب وآتشزدگی کے موقع پر مصیبت زدہ لوگوں کی امداد بھی اسی سے کی جاتی ہے اور دین وملت کے مختلف کاموں میں بیت المال ہی سے رقمیں خرچ کی جاتی ہیں ۔اس کے علاوہ خدمت خلق کے لئے مولانا سجاد میموریل اسپتال کے نام سے ایک بڑا شفاخانہ قائم ہے جس میں آؤٹ ڈور، میٹرنیٹی ہوم، جانچ گھر، الٹراساؤنڈ اور اکسرے کی سہولت کے ساتھ ساتھ دانت، ناک، آنکھ، کان اور ہڈی کے شعبے الگ الگ قائم ہیں۔ ٹی بی کے مریضوں کا مکمل علاج مفت کیا جاتا ہے۔ مختلف مقامات پر آنکھوں کی جانچ اور مفت آپریشن کے کیمپ لگائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر اور دوسرے مہلک مرض سے متعلق لوگوں میں بیداری پیدا کرنا اس اسپتال کا خاص کام ہے۔ پھلواری شریف کے علاوہ کریسنٹ ہیلتھ سنٹر برلا مندر روڈ پٹنہ اور امارت ہیلتھ سنٹر راورکیلا میں قائم ہیں جس سے ہزاروں غریب وبے سہارا مریضوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے، اس سال جاڑے کے موسم میں ہزاروں افراد کے درمیان گرم کپڑے اور کمبل تقسیم کئے گئے جس سے لوگوں نے راحت محسوس کی، بہار کے کئی اضلاع کے متعدد مواضعات میں آتشزدگی سے عظیم تباہی ہوئی، متاثرہ مقامات پر راحت رسانی کا کام کیا گیا، جس میں بہت بڑی رقم بیت المال سے خرچ کی گئی۔ پھلواری شریف کے علاوہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مختلف اضلاع میں قائم ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ہر سال سینکڑوں نوجوانوں کو باروزگار بنایا جاتا ہے، سینکڑوں دینی مکاتب قائم ہیں جن کے اخراجات امارت شرعیہ پورا کرتی ہے، یہ مکاتب بنیادی دینی تعلیم کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ المعہد العالی جیسا ادارہ قائم ہے جس میں ہر سال علماء قضا وافتاء کی تربیت پاتے ہیں۔ یہ پورے ملک کی سطح پر اپنی نوعیت کا مثالی ادارہ ہے، اس سے تربیت پانے والے علماء ملک کے مختلف مقامات پر اہم خدمات انجام دے رہے ہیں، عربی دینی تعلیم کے لئے دارالعلوم الاسلامیہ قائم ہے جس میں دورہ حدیث (فضیلت) تک تعلیم دی جاتی ہے۔ مدارس اسلامیہ میں معیاری تعلیم اور نصاب ونظام تعلیم نیز امتحان میں یکسانیت لانے کے لئے وفاق المدارس الاسلامیہ قائم ہے نیز مرکزی اور ذیلی دفاتر کی تعمیر وتوسیع کا کام بھی مسلسل جاری ہے، اس سال بحمد اللہ چھ نئے دارالقضاء قائم ہوئے، گریڈیہہ اور رانچی میں امارت پبلک اسکول کی شاندار عمارت بنوائی گئی، اور اس میں باضابطہ تعلیم کا آغاز ۲۰۱۸ کے تعلیمی سال سے ہوگیا۔ یہ سارے کام محض اللہ کی مدد اور اس کے نیک بندوں کے تعاون سے انجام پاتا ہے۔ شعبہ جات کی وسعت وترقی اور کاموں کے پھیلاؤ سے اخراجات بھی کافی بڑھ گئے ہیں اس وقت امارت شرعیہ کا سالانہ بجٹ سات کروڑ تیئیس لاکھ تین ہزار پانچ سو روپے کا ہے، جب کہ ٹیکنکل انسٹی ٹیوٹ، المعہد العالی، دارالعلوم الاسلامیہ، وفاق المدارس الاسلامیہ، اور اسکولوں کا بجٹ اس کے علاوہ ہے۔

ضرورت ہے کہ رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہمدردان ونقبا امارت شرعیہ اور ملک میں پھیلے ہوئے اہل خیر حضرات اس ادارہ کی طرف بھرپور توجہ فرمائیں۔ گرانقدر مالی تعاون کے ذریعہ اس کی ترقی اور استحکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے عطیات، زکوۃ وصدقات اور فطرہ وعشر کی رقوم بیت المال امارت شرعیہ کے پتہ پر ارسال فرما کر اجر عظیم کے مستحق بنیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فقط

(محمد ولی رحمانی)
امیر شریعت امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

بینک ڈرافٹ یا چیک پر صرف "بیت المال امارت شرعیہ"
"BAITUL MAL IMARAT SHARIAH" لکھا جائے۔
رقم بھیجنے کا پتہ: ناظم بیت المال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ ۸۰۱۵۰۵
Nazim Baitulmal, Imarat Shariah,Phulwari Sharif, Patna-801505
فون نمبر2555351,2555014,2555668 **فیکس** 0612-2555280
E-mail:nazimimaratshariah@gmail.com
مندرجہ ذیل اکاؤنٹ پر براہ راست رقم ٹرانسفر کرسکتے ہیں:
A/C Name : Imarat Shariah
A/c No. 918020107701035
IFSC Code : UTIB003615
Bank Name : Axis Bank
Branch : Phulwari Sharif, Patna

اوقات سحر وافطار رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ (2019) برائے پٹنہ

ایام	رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ	مئی 2019	ختم سحری گھنٹہ	ختم سحری منٹ	وقت افطار گھنٹہ	وقت افطار منٹ
منگل	۱	7	۳	۴۰	۶	۲۵
بدھ	۲	8	۳	۴۰	۶	۲۵
جمعرات	۳	9	۳	۳۹	۶	۲۶
جمعہ	۴	10	۳	۳۸	۶	۲۶
سنیچر	۵	11	۳	۳۷	۶	۲۷
اتوار	۶	12	۳	۳۶	۶	۲۷
سوموار	۷	13	۳	۳۵	۶	۲۸
منگل	۸	14	۳	۳۵	۶	۲۸
بدھ	۹	15	۳	۳۴	۶	۲۹
جمعرات	۱۰	16	۳	۳۳	۶	۲۹
جمعہ	۱۱	17	۳	۳۲	۶	۳۰
سنیچر	۱۲	18	۳	۳۲	۶	۳۰
اتوار	۱۳	19	۳	۳۱	۶	۳۱
سوموار	۱۴	20	۳	۳۰	۶	۳۱
منگل	۱۵	21	۳	۳۰	۶	۳۲
بدھ	۱۶	22	۳	۲۹	۶	۳۲
جمعرات	۱۷	23	۳	۲۹	۶	۳۳
جمعہ	۱۸	24	۳	۲۸	۶	۳۳
سنیچر	۱۹	25	۳	۲۸	۶	۳۴
اتوار	۲۰	26	۳	۲۷	۶	۳۴
سوموار	۲۱	27	۳	۲۷	۶	۳۵
منگل	۲۲	28	۳	۲۶	۶	۳۵
بدھ	۲۳	29	۳	۲۶	۶	۳۶
جمعرات	۲۴	30	۳	۲۵	۶	۳۶
جمعہ	۲۵	31	۳	۲۵	۶	۳۷
سنیچر	۲۶	1	۳	۲۵	۶	۳۷
اتوار	۲۷	2	۳	۲۴	۶	۳۸
سوموار	۲۸	3	۳	۲۴	۶	۳۸
منگل	۲۹	4	۳	۲۴	۶	۳۹
بدھ	۳۰	5	۳	۲۳	۶	۳۹

مطبوعہ وقت کے مطابق: سیتامڑھی، حاجی پور، مظفر پور، سبل پور، گیا۔ **مطبوعہ وقت سے کم:** چترا، ڈالٹن گنج، بہار شریف: ۱ر منٹ، نوادہ، کٹک، ہزاری باغ، سمستی پور، ٹاٹانگر: ۲ر منٹ، رانچی، مدھوبنی، دربھنگہ: ۳ر منٹ، بوکارو، بیگوسرائے: ۴ر منٹ، دھنباد، مونگیر: ۵ر منٹ، سلطان گنج: ۶ر منٹ، بھاگل پور، پرولیا: ۷ر منٹ، پورنیہ، کٹیہار، ارریہ: ۹ر منٹ، کشن گنج، صاحب گنج: ۱۰ر منٹ، مالدہ: ۱۲ر منٹ، کولکاتا: ۱۳ر منٹ

مطبوعہ وقت سے بڑھائیں: چندوا: ۱ر منٹ، جہان آباد ۱ر منٹ، ارول، آرہ: ۲ر منٹ، بتیا، داؤد نگر: ۳ر منٹ، ڈمراؤں، ناصری گنج: ۳ر منٹ، گوپال گنج، راورکیلا: ۴ر منٹ، روہتاس ۷ر منٹ ☆ ☆ ☆ روزانہ ریڈیو سے گھڑی ملا لیا کریں، احتیاطاً افطار وقت مقررہ سے ایک یا دو منٹ بعد اور سحری چند منٹ پہلے کر لینا چاہیے، اسی طرح اذان فجر بھی سحری کے متعینہ وقت ختم ہونے کے چند منٹ بعد دینی چاہیے۔